يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

عذاب سے بچنے کا دوسرا سبب

اِستغفار

جمع و اعداد

دکتور فیصل بن مشعل بن سعود
بن عبد العزیز آلِ سعود حفظہ اللہ

ترجمہ

مولانا ضمیر احمد عباس حفظہ اللہ

دار الکتب السلفیہ

عذاب سے بچنے کا دوسرا سبب

استغفار

جمع واعداد

دکتور فیصل بن مشعل بن سعود بن عبدالعزیز آل سعود حفظہ اللہ

ترجمہ

مولانا ضمیر احمد عباس حفظہ اللہ

تسہیل وتخریج

حافظ ابوبکر ظفر

ناشر

دار الکتب السلفیہ

۳۶ شیش محل روڈ لاہور ۵۴۰۰۰

0092- 42-7237184-7230271

نام کتاب	----------	استغفار
باہتمام	----------	حنادشاکر
مطبع	----------	پرنٹ یارڈ پرنٹرز
طبع اول	----------	فروری 2007ء
ناشر	----------	دارالکتب السلفیۃ
قیمت	----------	-/45 روپے

ملنے کے پتے

لاہور

- دارالفرقان' الفضل مارکیٹ ۞ اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ
- نعمانی کتب خانہ' حق سٹریٹ ۞ مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ
- مکتبہ اسلامیہ' غزنی سٹریٹ ۞ کتاب سرائے الحمد مارکیٹ

فیصل آباد

- مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار ۞ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار

ملتان

- دارالسلام بیرون بوہڑ گیٹ ۞ فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ

گوجرانوالا

- والی کتاب گھر' اردو بازار' گوجرانوالا

چیچہ وطنی

- اسلامی کتب خانہ' ڈاکخانہ بازار' چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

فہرست مضامین



بسم الله الرحمن الرحيم

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال: ۳۳)

''اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے' اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا' جب تک وہ بخشش مانگتے رہیں گے۔''

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبہ نستعین

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ﴾ (الاعراف: ٤٣)

''سب تعریف اس ذات کے لیے ہے جس نے ہم کو اس کے لیے ہدایت دی' اور ہم کبھی بھی ہدایت نہ پاتے' اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا۔''

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (آل عمران: ٨)

''اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر' اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما' بے شک تو ہی بہت بڑی عطا والا ہے۔''

آمین



پیشکش

مجھے اس کتاب کو بطور ہدیہ ہر اس مسلمان بندے کو پیش کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے' جو اپنے رب کی مغفرت و بخشش کا متلاشی ہو اور ثواب کی نیت سے اپنے خالق کا ذکر اس امید اور انابت کے ساتھ کرے کہ وہ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ صدق نیت اور پختہ ارادے کے ساتھ خالص توبہ کرنے والے اور ایسی زبان کے لیے جس سے استغفار کبھی جدا نہ ہو۔

ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: ۱۱۰)

جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے' تو وہ اللہ کو بخشنے والا' مہربانی کرنے والا پائے گا۔"

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (الزمر: ۵۳)

"اے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے' تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ' بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دے گا واقعی وہ بڑی بخشش و رحمت والا ہے۔"

روشنی

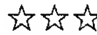
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''روئے زمین پر اللہ کے عذاب سے بچنے کے لیے دو طرح کا امان تھا' جس میں سے ایک کو اٹھا لیا گیا اور دوسرا ابھی موجود ہے' اس کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

وہ امان جو اٹھا لیا گیا وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے' اور دوسرا امان یہ استغفار ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾﴾ (الانفال: ٣٣)

''اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے' اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا' اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔''



مقدمہ

تمام طرح کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے اوپر رحمت ومہربانی کو فرض و لازم کر لیا ہے' اس کی ذات پاک اور تعریف کے لائق ہے' وہ بخشنے والا مہربان ہے' گناہوں کو بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اور بہت زیادہ درود وسلام ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل واصحاب پر کہ جن کو اللہ نے اس امت کے لیے گواہ بنا کر بھیجا تھا۔

بلاشبہ اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے' اور ان کو معاف کرنے والا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندوں کے کمزور حالات واعمال کو جانتے ہیں اگرچہ وہ اعمال کتنی بھی مقدار میں پہنچ جائیں' نیز اللہ کی ان نعمتوں کا موازنہ نہ کریں جن کی اس نے ان کے اوپر بارش کی ہے' اور جن کو صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی شمار کر سکتا ہے' اور پیدا کرنے والے اللہ عزوجل نے جس وقت بندوں کو پیدا کیا وہ ان کے طبیعت ومزاج کو اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ بہت زیادہ غلطیاں کریں گے اور اس کی عبادت میں حدود سے تجاوز کریں گے پھر ان کے علم کی کمی کو بھی جانتا تھا اس لیے اپنی رحمت سے بندوں پر رحم کرتے ہوئے استغفار کی نعمت عطا کی ان لوگوں کو جو لوگ اللہ کی عبادت اخلاص نیت سے کرتے ہیں لیکن کبھی کبھی جان بوجھ کر یا اپنی نادانی کی وجہ سے گناہوں کے شکار ہو جاتے ہیں' پھر اس کے بعد اپنے رب کی بخشش ومہربانی کو یاد کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور شرمندہ ہو کر اس سے معافی طلب کرتے ہیں جو ان کے لیے رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے اور یقیناً وہی بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

اور یہیں سے اس چھوٹی سی کتاب کے لیے اللہ کے فضل وکرم سے خیال پیدا ہوا جس کے تیار کرنے اور اس کے اس نام کو اختیار کرنے میں میرے رب نے میرے اوپر انعام کیا

جو کہ ایک حقیقت ہے اور جس کا ذکر اللہ عز وجل نے اپنی محکم کتاب میں کیا' جس وقت اپنے افضل نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال: ۳۳)

''اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے' اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا' اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔''

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جس وقت اس کی تفسیر بیان کی تو فرمایا: پہلا امان اٹھالیا گیا اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہے اور دوسرا امان ابھی باقی ہے' اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے تمام گناہوں اور غلطیوں کے بارے میں استغفار اور توبہ کرتے ہیں تاکہ تو ہمیں امان عطا کرے اور ان تمام سزاؤں سے ہم کو نجات دے جس میں تو نے اپنے فضل وکرم و احسان سے بذریعہ استغفار امان رکھا ہے۔

اور بلاشبہ میں اس اللہ عظیم و برتر سے استغفار کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود برحق نہیں اور وہ زندہ اور ثابت و قائم رہنے والا ہے اور میں اللہ کی ان بے شمار نعمتوں کی مقدار کے برابر جن سے اس کے بندوں نے فائدہ اٹھایا ہے' توبہ کرتا ہوں' اور اس سے دوگنا سہ گنا اس کی حمد و شکر بجالاتا ہوں۔

اس مناسبت سے میں اپنے بھائی اور دوست احمد بن عبدالعزیز التویجری کا بہت بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے میری اس مبارک کتاب کے تیار کرنے میں مدد کی۔

اور پھر میں یہاں دوبارہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے اس عمل میں اللہ تعالیٰ سے ثواب واجر کی امید کا ارادہ کیا ہے اور اپنے ان محبوب مسلمان بھائیوں کو نصیحت کرنے کا



ارادہ کیا ہے جن کو اس دنیائے فانی نے بہت زیادہ مصروفیات و مشغولیات میں گھیر رکھا ہے، تا کہ لوگ اپنے خالق کریم کی طرف لوٹنے کے بارے میں فکر کریں اور اس سے مغفرت و رحمت کی امید کریں اور جب یہ لوگ استغفار کو لازم پکڑیں گے اور کثرت سے استغفار کریں گے تو ان کا خالق ان کو عذاب نہیں دے گا۔

جیسا کہ یہ نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ آپ دن و رات میں ستر مرتبہ سے زیادہ یا سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تھے۔ ❶

غور کریں یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت تھی جب کہ آپ گناہوں سے پاک وصاف انسان تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہوں کو بخش دیا تھا، تو ہم کمزور لوگوں کی کیا حالت ہے کہ ہم آپ کے امتی ہیں اور آج کے اس پچھلے زمانے کے خطا کار اور گناہ کرنے والے کمزور مسلمانوں میں سے ہیں اور اپنی بہت زیادہ مشغولیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری اور اس سے تقرب حاصل کرنے نیز گناہوں کے مرتکب ہو کر اس سے استغفار کرنے میں بہت ہی غافل اور سست ہیں اور ان گناہوں کو کرتے وقت ہم کو خوب علم ہوتا ہے لیکن پھر دوسرے وقت ہم اس کو بھول جاتے ہیں۔

یہاں میں آپ لوگوں کو بکر بن عبداللہ المازنی کا قصہ یاد دلاتا ہوں جو ان کے ساتھ ہوا وہ اپنے زمانے کے فقیہ تھے اور ابتدائی تابعین میں سے تھے، وہ کہیں راستے میں جا رہے تھے کہ ان کے آگے آگے ایک لکڑ ہارا بھی جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" تو بکر بن عبداللہ المازنی نے کہا کیا تو اس کے علاوہ اور کوئی دوسری چیز نہیں جانتا ہے؟ لکڑ ہارے نے کہا: کیوں نہیں، میں قرآن کا حافظ ہوں اور بہت ساری چیزیں جانتا ہوں،

❶ صحیح بخاری: کتاب الدعوات، باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیوم و اللیلۃ- رقم الحدیث/ ٦٣٠٧



لیکن انسان برابر گناہ اور فضل وانعام کے مابین ادھرادھر رخ بدلتا رہتا ہے اس لیے میں اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں اور فضل وانعام کے لیے اس کی تعریف کرتا ہوں تو بکر بن عبداللہ المازنی نے کہا:

((جَهِلَ بَكْرٌ وَ عَلِمَ الْحَطَّابُ)) ''بکر نادان رہا اور لکڑ ہارا حقیقت کو پا گیا۔''

اس طرح میں اس مقدمہ کے اختتام پر وہ چیز ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کو میرے دادا الملک عبدالعزیز بن عبدالرحمن الفیصل آل سعود رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الورد المصفی المختار'' میں پسند کیا اور ذکر کیا ہے جس استغفار کے بارے میں میں نے اس میں بعض ایسے کلمات کو پڑھا جن سے اعضاء وجوارح کانپ اٹھے اور ذہن ودماغ ونگاہیں اس کے سامنے اس کی باریکی وتفسیر ومعانی پر غور کرنے کے لیے ایک طویل وقت تک کے لیے ٹھہر گئیں انہوں نے کہا: (اللہ ان پر رحم کرے اور ان کا بہترین ٹھکانا بنائے۔)

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِيْهِ، وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا جَعَلْتُهٗ لَكَ عَلٰى نَفْسِيْ فَلَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ، وَ اَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا زَعَمْتُ اَنِّيْ اَرَدْتُ بِهٖ وَجْهَكَ فَخَالَطَ قَلْبِيْ مَا قَدْ عَلِمْتَ)) آمین آمین

''اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اس چیز سے جس کے بارے میں میں نے تجھ سے توبہ کی' پھر دوبارہ اس کو کر بیٹھا اور میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کو تیری خاطر کرنے کے لیے میں نے اپنے نفس پر لازم کر لیا تھا' لیکن اس کو پورا نہ کر سکا' اور مغفرت طلب کرتا ہوں اس چیز سے جس کو میں نے خالص تیرے لیے کرنے کا پختہ ارادہ کیا' پس میرے دل میں یہ مختلط ہو گیا اور نہ کر سکا اور تو اس کو جانتا ہے' اے اللہ! تو قبول فرما۔''



((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ مَوْتَانَا وَ مَوْتَی الْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ، وَ اجْزِ اللّٰھُمَّ السَّلَفَ الصَّالِحَ عَنَّا خَیْرَ الْجَزَآءِ بِمَا اَوْرَثُوْا لَنَا مِنْ عِلْمٍ نَافِعٍ وَ ذِکْرٍ جَامِعٍ وَ اِیْمَانٍ شَدِیْدِ الْبَیَاضِ نَاصِعٍ.))

''اے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے مُردوں کو بخش دے اور رحم فرما اور اے اللہ! ہمارے گزرے ہوئے نیک لوگوں کو ہم سے بہترین بدلہ دے کہ انہوں نے ہم کو علم نافع جامع، خالص ذکر اور صاف شفاف ایمان وراثت میں دیا۔''

اے زندہ و قائم دائم رہنے والے اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے نیک اعمال کو خالص اپنی رضا کے لیے کر دے، اور ان اعمال کو ہمارے لیے خیر و بھلائی و کامیابی کے ساتھ گواہ بنا دے جس دن کہ ہم ہر چیز سے خالی ہو کر سوائے ان نیک اعمال کے جو ہم نے دنیا میں کیے، تجھ سے ملاقات کریں گے، اور اے اللہ! استغفار اور ذکر و شکر کو اپنی ان نعمتوں میں سے بنا دے جن سے ہم سب کی زبانیں جدا نہ ہوں۔

جیسا کہ اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمارا آخری قول:

((شَھَادَۃَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ.)) بنا دے۔

اور میں اس مقدمہ کو اس دعا سے ختم کرتا ہوں کہ جس کو ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الاستغفار کے نام سے موسوم کیا ہے۔

((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.))



''اے اللہ! تو میرا پالنے والا ہے' نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر تو ہی' تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں اور میں اپنے ان تمام برے کاموں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن کو میں نے کیا ہے اور میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں' پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی دوسرا ان گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے۔''❶

((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ.))

''میں اللہ عظیم سے توبہ واستغفار کرتا ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا معبود حقیقی نہیں' وہ زندہ اور قائم ودائم رہنے والا ہے۔''

((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ.))

''میں اللہ عظیم سے توبہ واستغفار کرتا ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا معبود حقیقی نہیں' وہ زندہ اور قائم ودائم رہنے والا ہے۔''

((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ.))

''میں اللہ عظیم سے توبہ واستغفار کرتا ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا معبود حقیقی نہیں' وہ زندہ اور قائم ودائم رہنے والا ہے۔''❷

❶ صحیح بخاری: کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار- رقم ٦٣٠٦

❷ سنن ترمذی: کتاب الدعوات' باب منه دعاء استغفر الله الذی لا اله الا رقم/ ٣٣٩٧

استغفار کی تعریف

استغفار کے معنی: مغفرت طلب کرنا اور مغفرت گناہ کے شر سے بچنے کو کہتے ہیں۔

مغفرت پردہ پوشی سے اوپر ایک زائد چیز ہے اس لیے کہ مغفرت کا معنی ہے کہ گناہ کے شر سے بچا جائے' اس طرح سے کہ بندہ کو اس پر سزا نہ ملے اس لیے جس کے گناہ کو بخش دیا گیا اس پر اس کو سزا نہیں دی جائے گی۔

لیکن صرف پردہ پوشی پر اس کو باطن میں سزا ملے گی اور جس شخص کو کسی باطنی یا ظاہری گناہ پر سزا دی گئی تو اس کو بخشا نہیں گیا اور گناہوں سے مغفرت اس وقت ہوتی ہے کہ جب اس کے گناہ کی وجہ سے مستحق کو سزا نہ دی جائے۔ ❶

مسلمان اور رب کے درمیان استغفار کی اہمیت:

بلاشبہ اسلام میں استغفار کی بڑی اہمیت ہے اور یقیناً قرآن کریم میں بہت ساری آیتیں موجود ہیں جو مغفرت و استغفار کے بارے میں بتاتی ہیں' کچھ آیتیں اس کے بارے میں حکم دیتی ہیں اور کچھ اس کے طلب کے بارے میں ہیں کچھ اس کے تعریف کی بارے میں ہیں۔ اور تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو حکم دیا اور فرمایا:

﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا.﴾ (النساء: ١٠٦)

''اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس کے بارے میں حکم دیا اور فرمایا:

---

❶ : دیکھیے: مجموع فتاوی ۱۰/ ۳۱۷ اور لسان العرب ۵/ ۲۵

﴿وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (المزمل: ۲۰)

''اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے رہو' یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''

اس کے علاوہ اور دوسری آیتیں ہیں۔ اور بہت ساری صحیح حدیثیں بھی اس سلسلے میں آتی ہیں جو استغفار کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں اور اللہ کے یہاں اس کے ثواب اور بندے کی ضرورت کو بیان کرتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.)) ❶

''بے شک میرے دل پر پردہ سا آ جاتا ہے' اور میں اللہ سے دن میں سو مرتبہ بخشش مانگتا ہوں۔''

اور اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَ لَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ لَهُمْ.))

''اللہ کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو ختم کر کے کسی دوسری قوم کو لائے گا اور وہ لوگ گناہ کر کے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں گے اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے گا۔'' ❷

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الذکر و الدعاء باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه ٦٨٥٨ سنن ابو داؤد کتاب الصلاة– باب الاستغفار رقم/ ١٥١٥

❷ صحیح مسلم– کتاب التوبة باب سقوط الذنوب بالاستغفار و التوبة رقم ٦٩٦٥' سنن ترمذی– کتاب الدعوات– باب لو لا انکم تذنبون لخلق الله خلقا...... رقم ٣٥٣٩

استغفار کے ثمرات:

بے شک استغفار کے بہت زیادہ فائدے ہیں اور ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱) گناہوں کی بخشش۔ پس جس شخص نے اپنے گناہ کا اعتراف کرلیا اس کو معاف کر دیا گیا۔

۲) اللہ کی رضا اور اس کی محبت: پس استغفار ان اہم امور میں سے ہے کہ جن کے ذریعہ بندہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خوشنودی اور محبت پالیتا ہے۔

۳) اللہ عزوجل کی رحمت: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (النمل: ٤٦)

''تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۴) عذاب کا ٹل جانا: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال: ٣٣)

''اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا' اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔''

۵) بہت زیادہ خیر وبرکت کا ہونا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ﴾ (هود: ٥٢)

''اے میری قوم! تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی

طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو تا کہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر مزید طاقت وقوت بڑھا دے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مزید فرمایا:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝﴾ (نوح: ۱۰ تا ۱۲)

''اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ اور معافی مانگو وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے، وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا بھیج دے گا اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔''

۶) استغفار دلوں کو روشن اور ظاہر کرتا ہے، پس استغفار گناہ کو مٹاتا اور دلوں پر لگے ہوئے گناہ اور معاصی کے میل کچیل کو صاف کرتا ہے۔

۷) استغفار بندے کے لیے ہمیشہ ضرورت کی چیز ہے، وہ دن اور رات کے ہر وقت ہر لمحہ میں اس کا محتاج ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے اقوال واحوال میں ہمیشہ اس سے مجبور ہوتا ہے اور اپنے حاضر و غائب ہونے میں بھی، کیونکہ اس میں بہت ساری مصلحتیں ہیں جو کہ بھلائیوں کو اکٹھا کرتی ہیں اور نقصان دینے والی چیزوں کو دور کرتی ہیں اور ایمان یقینی اور بدنی وقلبی اعمال میں طاقت وقوت بڑھانے کو طلب کرتی ہیں۔

۸) استغفار، حق گوئی اور وقار و بردباری عطا کرتا ہے، اس لیے جو شخص یہ پسند کرے کہ اللہ اس سے بردباری کا معاملہ کرے تو اس کے لیے مناسب ہے کہ وہ استغفار سے مزین ہو، کیونکہ استغفار بندے کو بردباری و وقار کا عادی بناتا ہے اور اس سے زبان صحیح رہتی ہے اور

اس کو حق گوئی اور حق بیانی کا عادی بناتا ہے۔

۹) استغفار سے کثرت عبادت اور دنیا میں زہد و تقویٰ پیدا ہوتا ہے پس استغفار کے لیے ندامت و توبہ ضروری ہے اور یہ عبادات کے اندر زیادہ تر مطلوب ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ (هود: ١١٤)

"یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔"

۱۰) استغفار سے گناہ مٹتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: ١١٠)

"جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربانی کرنے والا پائے گا۔"

اور ایک دوسری جگہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ (التحريم: ٨)

"اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔"

۱۱) استغفار سے روزی میں کشادگی اور مال و اولاد میں اضافہ ہوتا ہے۔ نوح علیہ السلام نے

اپنی قوم سے کہا' جس کا ذکر اللہ نے قرآن شریف میں کیا ہے:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝﴾ (نوح: ۱۰ تا ۱۲)

''اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ اور معافی مانگو وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے' وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا بھیج دے گا اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔''

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ.﴾ (ھود: ۳)

''اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ' پھر اس کی طرف متوجہ رہو' وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔ اور اگر تم لوگ اعراض کرتے رہے تو مجھ کو تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔''

۱۲) استغفار بدن میں طاقت اور قوت پیدا کرنے کا سبب ہے' ھود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے:

﴿وَ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ

﴿مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ﴾

(هود: ٥٢)

''اے میری قوم! تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر مزید طاقت وقوت بڑھا دے اور تم جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔''

۱۳) استغفار بلاؤں اور مصیبتوں کے دور کرنے کا سبب ہے' اس لیے اکثر مصیبتیں گناہوں کے سبب سے ہوتی ہیں' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾ (الشورىٰ: ۳۰)

''اور تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے' اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ﴾

(الاعراف: ١٦٨)

''اور ہم ان کو خوش حالیوں اور بدحالیوں سے آزماتے رہے کہ شاید باز آجائیں۔''

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾

(البقرة: ٥٩)

"ہم نے بھی ان ظالموں پر ان کے فسق و نافرمانی کی وجہ سے آسمانی عذاب نازل کیا۔"

اس لیے کہ اکثر مصیبتیں گناہ کی وجہ سے آتی ہیں، لیکن جب بندہ ان گناہوں سے استغفار اور خالص توبہ کرتا ہے تو باذن اللہ یہ مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا.﴾ (النساء: ١٤٧)

"اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا؟ اگر تم شکر گزاری کرتے رہو اور باایمان رہو، اللہ تعالیٰ بہت قدر کرنے والا اور پورا علم رکھنے والا ہے۔"

١٤) استغفار دل میں روشنی پیدا کرنے اور اس کو صاف ستھرا کرنے کا سبب ہے اور گناہ اپنے پیچھے ایک برا اثر چھوڑتا ہے اور دل کو کالا کرتا ہے، جیسا کہ نبی ﷺ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَ نَزَعَ وَ اسْتَغْفَرَ صَقَلَ قَلْبُهُ وَ إِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى يَعْلُوَ قَلْبَهُ ذَاكَ الرَّيْنُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾)) ❶

"بے شک مومن جب کوئی گناہ کا کام کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک کالا سا داغ لگ جاتا ہے اور جب وہ توبہ و استغفار کرتا ہے تو اس سے

---

❶ مسند احمد بن حنبل (٢/٢٩٧) سنن ترمذی- كتاب تفسير القرآن- باب و من سورة ويل للمطففين رقم / ٣٣٣٤



باز آ جاتا ہے تو اس کا دل صاف وشفاف و چکنا ہو جاتا ہے اور اگر وہ زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ داغ بڑھ جاتا ہے اور اس کے دل پر غالب آ جاتا ہے اور دل پر زنگ لگ جاتا ہے جس کا ذکر اللہ نے قرآن کریم میں کیا ہے: ﴿یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے﴾۔''

اس لیے استغفار دل پر لگے ہوئے کالے داغ اور گناہ و معاصی کی وجہ سے لگے ہوئے زنگ کو زائل کرنے کا سبب ہے۔

۱۵) اور استغفار بندے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت کی طرف کھینچ کر لاتا ہے' اور اللہ کی محبت کے آگے دوسری نعمت سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ (البقرہ: ۲۲۲)

''اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

استغفار کی شرطیں:

استغفار کی کئی شرطیں ہیں جن کا پایا جانا ضروری ہے' تاکہ مغفرت کو حاصل کیا جائے اور وہ شرطیں یہ ہیں:

۱) اللہ تعالیٰ کے لیے دل میں اخلاص اور پھر اس کا حاضر ہونا' اس لیے کہ اخلاص تمام طاعات کے قبول ہونے کی اساس ہے' اور دل کے لیے ضروری ہے کہ وہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔

اور وہ کلمات کہ جن کا زبان سے ورد کر رہا ہوں' اس کے لیے دل حاضر ہو۔

اور ضروری ہے کہ دل ان تمام جملوں کو یقین واقبال وخشوع وخضوع کے ساتھ سمجھنے والا ہو۔

۲) گناہوں کو دوبارہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا' اور استغفار کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان تمام گناہوں سے مکمل طور پر باز آ جائے جن کا وہ ارتکاب کر رہا ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۳۵)

''اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔''

اور علمائے سلف کہتے ہیں:

((اَلْاِسْتِغْفَارُ مَعَ الْاِصْرَارِ تَوْبَةُ الْكَذَّابِيْنَ.)) ❶

''بغیر گناہ سے باز آئے ہوئے کا استغفار جھوٹے لوگوں کی توبہ ہے۔''

۳) استغفار دل کی تصدیق اور ثواب کے یقین کے ساتھ ہو اور اطاعت نیکیاں کرنے کی طرف متوجہ ہو اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾

(النمل: ۱۱)

''لیکن جو لوگ ظلم کریں پھر اس کے عوض نیکی کریں اس برائی کے پیچھے تو میں بھی بخشنے والا مہربان ہوں۔''

---

❶ دیکھئے فتح الباری: (۱۱/۹۹) اور مجموعہ الفتاویٰ (۱۰/۳۱۹)

استغفار کے آداب:

۱) پاکی حاصل کرنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا غُفِرَلَهُ.)) ❶

''جو شخص کوئی گناہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرے، اور اللہ عزوجل سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔''

پھر آپ نے قرآن شریف کی آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (۱۳۵)

(آل عمران: ۱۳۵)

''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے۔''

۲) افضل وقتوں کا اختیار کرنا۔ کیونکہ مناسب وقت کے اختیار کرنے سے دل حاضر رہتا ہے اور اس میں خشوع وخضوع پیدا ہوتا ہے اور افضل وقت یہ ہیں:

---

❶ سنن ترمذی: كتاب الصلاة- باب ماجاء في الصلاة عند التوبة رقم/ ٤٠٦- سنن ابن ماجه كتاب اقامة الصلوات باب ماجاء في ان الصلاة كفارة- رقم/ ١٣٩٥- مسند امام احمد ١/ ٩



رات کا آخری حصہ:

اور رات کے آخری حصے میں استغفار کرنے والوں کی اللہ نے تعریف کی ہے۔فرمایا:

﴿وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ (ال عمران: ۱۷)

''اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے لوگ ہیں۔''

۳) کثرت سے استغفار کرنا۔اس بارے میں قرآن شریف کی بہت ساری آیتیں دلالت کرتی ہیں اور بہت ساری احادیث نبویہ جو استغفار کے لیے ابھارتی ہیں اور مستغفرین کی تعریف کرتی ہیں۔

۴) اپنے تمام امور کے اختتام پر استغفار کو معمول بنائے۔یعنی استغفار سے دعا ختم کرے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سورہ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ﴾ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے قریب آنے کا استنباط کیا' اس لیے کہ اس سورہ کے اندر آپ کو استغفار و تسبیح کا حکم دیا گیا ہے۔(زندگی کے اختتام اور موت کی تیاری کے لیے استغفار کو معمول بنانا چاہیے۔

استغفار کے اوقات اور جگہیں:

وہ اوقات اور جگہیں کہ جن میں استغفار کرنا مستحب ہے' گرچہ توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((اِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ مَسِيْرَتُهُ سَبْعُوْنَ سَنَةً لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ.)) ❶

❶ مسند احمد ۲/ ۲٤٠



''مغرب میں توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی مسافت ستر سال ہے
اس کو بند نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہاں سے سورج نہ طلوع ہو
جائے۔''

لیکن وہ اوقات جو دوسرے اوقات سے زیادہ بہتر ہیں اور وہ جگہیں کہ جن میں دعائیں جلدی قبول ہوتی ہیں ان میں سے چند اوقات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ سحر کا وقت: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ (ال عمران: ۱۷)

''اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے لوگ ہیں۔''

☆ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الذاريات: ۱۸)

''اور وہ لوگ بوقت سحر استغفار کیا کرتے تھے۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ' فَيَقُوْلُ: مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ؟ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ' فَاَغْفِرَ لَهٗ؟)) ❶

''کہ میرا رب رات کے آخری تہائی حصہ میں ہر رات دنیا سے قریب
والے آسمان پر نازل ہوتا ہے' اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے
اور دعا کرے اور میں اس کی دعا کو قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے

---

❶ صحيح بخاري- كتاب الدعوات باب الدعاء نصف الليل- رقم/۶۳۲۱' صحيح مسلم- كتاب صلاة المسافرين باب الترغيب في الدعاء رقم/۱۷۷۲

سوال کرے اور میں اسے عطا کروں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اسے بخش دوں۔''

☆ اور انہی اوقات میں سے یہ ہے کہ نماز کے دوران اور اس کے فوراً بعد استغفار کرنا

اور انہی میں سے یہ بھی ہے کہ تکبیر تحریمہ اور سورۂ فاتحہ کے درمیان دعا کا پڑھنا اور یہ دعا پڑھنا:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ' اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَایَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ' اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ.)) ❶

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق ومغرب جیسی دوری فرما دے' یا اللہ! مجھے میرے گناہوں سے سفید کپڑے کی طرح پاک وصاف کردے' یا اللہ! میرے گناہ پانی اور برف اور اولوں سے دھودے۔''

☆ اور استفتاح کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی ہے جس کو بڑا استغفار کا کہا جاتا ہے جو صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو فرماتے تھے:

((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ' وَنُسُكِيْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ

---

❶ صحیح بخاری– كتاب الاذان' باب مايقول بعد التكبير رقم/ ٧٤٤' صحيح مسلم– كتاب الصلاة' باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القراءة رقم/ ١٣٥٤

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. وَ اهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَایَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ، وَ اصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا، لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ، وَ الْخَیْرُ كُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ وَ الشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ اَنَا بِكَ وَ اِلَیْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ.)) ❶

’’میں اپنا رخ اور چہرہ اس ذات کی طرف کرتا ہوں کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، یکسو ہو کر اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے پہلا ہوں۔

اے اللہ! تو بادشاہ ہے، نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر تو ہی، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس تو میرے تمام گناہوں کو معاف فرما دے، تیرے سوا کوئی دوسرا گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے، اور مجھے اچھے اخلاق کی رہنمائی کر تیرے سوا کوئی دوسرا اچھے اخلاق کی رہنمائی نہیں کرسکتا اور برے اخلاق کو مجھ سے پھیر دے اور دور کر دے، تیرے علاوہ کوئی دوسرا اس کو دور نہیں کرسکتا، اے اللہ! میں تیری خدمت کے

❶ صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم ودعائه باللیل رقم/ ۱۸۱۲.

لیے بار بار حاضر ہوں' اور ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور برائی تیری طرف سے نہیں ہے' میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تیری ذات بابرکت اور بلند ہے' میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔"

☆ پھر تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان آخری دعا یہ پڑھتے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ مَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.)) ❶

"اے اللہ! میرے پہلے اور بعد والے پوشیدہ اور ظاہر اور زیادتی والے گناہوں کو معاف فرما دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' تو ہی پہلے ہے اور تو ہی بعد میں ہے' نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر تو ہی۔"

اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ سلام پھیرتے تو اس دعا کو پڑھتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ مَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.)) ❷

---

❶ صحیح مسلم- کتاب صلاة المسافرین- باب صلاة النبی ﷺ و دعائه باللیل رقم الحدیث/ ۱۸۱۲

❷ صحیح مسلم- کتاب صلاة المسافرین- باب صلاة النبی ﷺ و دعائه باللیل- رقم الحدیث/ ۱۸۱۳

یعنی سلام پھیرنے اور تشہد کے درمیان نہیں کہتے تھے۔

☆ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں یہ کہتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ.)) ❶

''اے ہمارے رب! تیری ذات پاک ہے اور تعریف تیرے لیے ہے' اے اللہ! تو مجھے بخش دے۔''

اور انہیں اوقات اور جگہوں میں سے سجدہ کے دوران استغفار کرنا ہے' کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں وارد ہے' آپ نے فرمایا:

((اَقْرَبُ مَا یَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ.)) ❷

''بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے اس لیے اس میں زیادہ دعا کیا کرو۔''

اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَ جُلَّهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَ آخِرَهٗ وَ عَلَانِیَتَهٗ وَ سِرَّهٗ.)) ❸

''اے اللہ! میرے تمام گناہ چھوٹے' بڑے' اگلے' پچھلے' ظاہر اور پوشیدہ کو بخش دے۔''

☆ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان کہتے تھے:

---

❶ صحیح بخاری- کتاب التفسیر باب سورۃ اذا جاء نصر اللہ و الفتح رقم/ ٤٩٦٨' صحیح مسلم- کتاب الصلاۃ- باب مایقال فی الرکوع و السجود رقم/ ١٠٨٥

❷ صحیح مسلم- کتاب الصلاۃ- باب مایقال فی الرکوع و السجود- رقم/ ١٠٨٣

❸ صحیح مسلم- کتاب الصلاۃ- باب مایقال فی الرکوع و السجود- رقم/ ١٠٨٤

((رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ.)) ❶

''اے میرے رب! تو مجھے بخش دے' اے میرے رب تو مجھے بخش دے۔''

اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھلایئے جس کو میں اپنی نماز میں پڑھوں' تو آپ نے فرمایا تم کہو:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدَكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ)) ❷

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو بخشنے والا صرف تو ہی ہے' پس تو اپنے پاس سے مجھے بخش دے اور تو میرے اوپر رحم فرما' بے شک تو بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔''

بعض علماء نے اس دعا کے بارے میں یہ کہا کہ اس کو تشہد کے بعد پڑھا جائے۔

☆ اور صحیح مسلم میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور کہتے:

((اَللّٰھُمَّ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ❸ ذَا الْجَلَالِ

❶ سنن نسائی - کتاب الصلاۃ' باب الدعاء بین السجدتین رقم/ ۱۱٤٦' سنن ابن ماجه' کتاب الصلاۃ' باب ما یقول بین السجدتین رقم/ ۸۹۷' مسند احمد: ٥/ ۳۹۸

❷ صحیح بخاری - کتاب الاذان - باب الدعاء قبل السلام رقم/ ۱٤۳' صحیح مسلم - کتاب الذکر و الدعاء - باب الدعوات و التعوذ رقم/ ٦۸٦۹

❸ بعض دوسری روایتوں میں ھے: تبارکت یا ذا الجلال والاکرام - صحیح مسلم - کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ - رقم/ ۱۳۳٤

وَالْاِکْرَامِ.)) ❶

''اے اللہ! تو سلامتی ہے' سلامتی تجھ ہی سے حاصل ہو سکتی ہے' اے بزرگی اور بخشش کے مالک! تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔''

ولید کہتے ہیں میں نے اوزاعی ❷ سے کہا: استغفار کا کیا طریقہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: تم کہو:

((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ' اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ.))

''اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

اس لیے مسلمان کو معلوم ہونا چاہیے استغفار تکبیر تحریمہ کے بعد سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک نمازی کے ساتھ ساتھ رہتا ہے' بلکہ نماز کے ختم ہونے کے بعد بھی۔

اسی طرح تمام کاموں سے فارغ ہونے کے بعد استغفار کرنا جائز و مشروع ہے' اس لیے کاموں کو استغفار سے ختم کیا جائے۔

☆ اسی طرح مجلسیں استغفار سے ختم کی جائیں' سنن ابی داؤد میں ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے' وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس سے کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تھے تو کہتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ' اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ.)) ❸

''اے اللہ! تیری ذات پاک ہے اور تو تعریف کے لائق ہے' میں

---

❶ صحیح مسلم- کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ رقم/ ۱۳۳۵

❷ ولید اور اوزاعی یہ دونوں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں رجال اسناد میں سے ہیں۔

❸ سنن ابو داؤد- کتاب الادب باب فی کفارۃ المجلس- رقم/ ٤٨٥٩

گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں۔"

اتنے میں ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! پہلے تو آپ یہ نہ کہتے تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کفارہ ہے ان کاموں کا جو مجلس میں ہوتے ہیں۔"

اس حدیث کی سند حسن ہے اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس کی سند کو قوی بتلایا ہے۔

☆ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو کہتے تھے:

((غُفْرَانَكَ.)) ❶

"اے اللہ! میں تیری مغفرت کا طالب ہوں۔"

اور پیچھے گزر چکا ہے کہ نماز کو استغفار سے ختم کرنا چاہیے' چاہے یہ استغفار سلام سے پہلے ہو یا بعد میں۔

سلام سے پہلے والی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں علماء اسی طرف گئے ہیں کہ یہ استغفار تشہد کے بعد ہے اور سلام کے بعد کا استغفار وہ ہے جو ہم نے ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث پیش کی ہے۔

حج کی حالت میں استغفار:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

---

❶ سنن ترمذی: کتاب الطهارة- باب مایقول اذا خرج من الخلاء- رقم/۷' سنن ابو داؤد- کتاب الطهارة باب مایقول اذا خرج من الخلاء رقم/ ۳۰

رَّحِيمٌ﴾ (البقرة: ۱۹۹)

”پھر تم اس جگہ سے لوٹو‘ جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی کے آخری ایام میں سورۃ النصر کے نازل ہونے کے بعد اپنے رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ.)) ❶

”اے ہمارے رب! تیری ذات پاک ہے اور تعریف تیرے لیے ہے‘ اے اللہ! تو مجھے بخش دے۔“

اور آپ اپنی وفات کے وقت یہ کہتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ.)) ❷

”اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے اپنا دوست بنا لے۔“

---

❶ صحیحین میں سے بخاری کے (۴۹۶) پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ سورۃ النصر کے نازل ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کوئی نماز پڑھی تو آپ اس میں یہ کہتے تھے: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ.)) قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے (یعنی استغفار کا حکم ملا سو آپ یہ استغفار کرنے لگے)

صحیح بخاری: کتاب التفسیر باب اذا جاء نصر الله والفتح- رقم۴۹۶۸‘ صحیح مسلم کتاب الصلاة باب ما یقال فی الرکوع و السجود رقم ۱۰۸۵

❷ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة- باب فی فضائل عائشة ام المؤمنین رقم/ ۶۲۹۳

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا قبل اس کے کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہوں اور آپ میرے سینے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے' اور اللہ نے میرا لعاب اور آپ کا لعاب ایک ساتھ جمع کر دیا اور آپ فرماتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ))

''اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھے اپنا دوست بنا لے۔''

☆ رفیق سے مراد جیسا کہ مسلم شریف کی ایک دوسری روایت جو اس کے بعد ہے اس کی وضاحت کرتی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سنتی تھی کہ کوئی بھی نبی اس وقت تک نہیں مرتا ہے جب تک کہ اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں سے کسی کا اختیار نہ دیا جائے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بیماری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اس میں میں نے سنا آپ فرماتے تھے:

﴿فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ (النساء:٦٩)

''جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت وفرمانبرداری کرے' وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا' جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ بہترین رفیق ہیں۔''

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں تو میں نے گمان کیا کہ آپ کو اب اختیار مل گیا۔ ❶

❶ صحیح مسلم- کتاب فضائل الصحابة- باب فی فضائل عائشة ام المؤمنین رقم/ ٦٢٩٥



اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نوح علیہ السلام کا قصہ ذکر کیا اور سورۂ نوح کے آخر میں ان کی قوم کے ڈوب کر ہلاک ہونے کا ذکر کرنے کے بعد نوح علیہ السلام کا قول ذکر کیا ہے:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِينَ اِلَّا تَبَارًا﴾ (نوح: ٢٨)

''اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہوکر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔''

اسی طرح ہر گناہ کے بعد استغفار کرنا جائز و مستحب نہیں' بلکہ واجب ہے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النسآء: ١١٠)

''جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا' مہربانی کرنے والا پائے گا۔''

﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ (هود: ١١٤)

''دن کے دونوں حصوں میں نماز قائم رکھ اور رات کی کئی گھڑیوں میں بھی' یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں' یہ نصیحت پکڑنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔''

اور بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اس کا ذکر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی:



﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ (هود: ۱۱۴)

''دن کے دونوں حصوں میں نماز قائم رکھ اور رات کی کئی گھڑیوں میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ نصیحت پکڑنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ صرف میرے لیے ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

((لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ.)) ❶

''میری امت کا جو بھی شخص ایسا کرے۔''

یہ حضرت یونس علیہ السلام ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ نے قرآن شریف میں فرمایا:

﴿اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ﴾ (الانبیاء: ۸۷)

''مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کو یاد کرو! جبکہ وہ غصہ سے چل دیا اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے، بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا۔''

اور جب اللہ نے اپنا حکم صادر کرنے کے بعد مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو نگاہ نیچی کرنے کا حکم دیا تو فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم: کتاب التوبة- باب قوله تعالى ان الحسنات يذهبن السيات- رقم/ ۷۰۰۱، صحيح بخاری کتاب التفسير باب قوله تعالى و اقم الصلاة طرفي النهار و زلفا رقم ۴۶۸۷

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.﴾ (النور: ۳۱)

''اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو' تاکہ تم نجات پاؤ۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ.﴾ (المائدة: ۳۹)

''جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے تو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہے۔''

تو قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس نے گناہ کیے ہیں' اس کو چاہیے کہ خاص کر کے اس گناہ سے اور عام طور پر تمام گناہوں سے استغفار کرنے میں جلدی کرے تاکہ جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے تو گناہوں سے صاف ستھرا اور ہلکا پھلکا ہو اور اس کی نیکیاں اس کے گناہوں پر غالب آ جائیں۔

سورج و چاند کے گہن کے وقت استغفار کرنا مشروع ہے' اس لیے کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' ان کے ذریعہ اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((اِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ دُعَائِهِ وَ اسْتِغْفَارِهِ.)) ❶

❶ صحيح بخاری كتاب الكسوف باب الذكر في الكسوف- رقم/ ۱۰۵۹' صحيح مسلم: كتاب الكسوف باب ذكر النداء بصلاة الكسوف رقم/ ۲۱۱۷



''جب تم لوگ ایسی چیزیں دیکھو تو اللہ کے ذکر اور اس سے دعا و استغفار کرنے میں خوف کرو اور فریاد کرو۔''

جب آدمی اپنے بستر پر رات کو کروٹ بدلے یہ ان اوقات میں سے ہے جن میں استغفار کرنا مشروع و مستحب ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، اَوْ دَعَا، اُسْتُجِيْبَ، فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهٗ.)) ❶

جو شخص رات کو نیند میں بولتے ہوئے بیدار ہو اور کہے:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.))

اور پھر کہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ.))

یا دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے۔

---

❶ صحیح بخاری: کتاب التهجد باب فضل من تعار من اللیل فصلی - رقم/ ۱۱۵٤



اسی طرح رات میں تہجد کی نماز کے وقت استغفار کرنا مشروع ہے' بخاری ومسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب رات میں تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو آپ فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ لِقَاؤُكَ حَقٌّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ' وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَ النَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَ السَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ اِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.)) ❶

''اے میرے اللہ! تعریف تیرے لیے ہے' تو ہی آسمان اور زمین اور جو ان میں ہے سب کا سنبھالنے والا ہے اور تیرے لیے ہی تعریف ہے اور تیری ہی بادشاہی ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر۔ اور تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تو آسمان و زمین کا بادشاہ ہے۔ اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے اور تو سچا ہے اور تیرا

❶ صحیح بخاری: کتاب التهجد- باب التهجد بالليل رقم/ ۱۱۲۰



وعدہ سچا ہے اور مرنے کے بعد تجھ سے ملاقات کرنا سچ ہے اور تیرا قول سچ ہے اور جنت وجہنم سچ ہیں اور سارے انبیاء سچے ہیں اور محمد ﷺ سچے ہیں' اور قیامت سچ ہے' اے اللہ! میں تیرا تابعدار بن گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ رکھتا ہوں اور تیری ہی طرف ہر مشکل میں رجوع کرتا ہوں اور تیرے ہی لیے (کافروں اور دین کے دشمنوں سے) جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں پس تو میرے پہلے اور بعد کے پوشیدہ وظاہر سب گناہ بخش دے' تو ہی پہلے ہے اور تو ہی بعد میں ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔"

اسی طرح وہ تمام اوقات کہ جن میں دعا کرنا مستحب ہے' ان میں استغفار کرنا چاہیے اس لیے کہ استغفار دعا کی قسموں میں سے ایک قسم ہے' اور ایسی دعا ہے کہ اس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے مغفرت طلب کی جاتی ہے۔

مناسب ہے کہ اسی طریقہ کو اپنایا جائے۔ گرچہ توبہ کرنے والوں کے لیے راستہ ہر وقت کھلا ہے۔ جیسا کہ پیچھے بیان کر چکے ہیں۔

اور اس سلسلے میں نبی ﷺ کا فرمان بھی ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا.)) ❶

---

❶ صحيح مسلم: كتاب التوبة- باب قبول التوبة من الذنوب رقم/ ٦٩٨٩

لیکن جیسا کہ یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض اوقات کو بعض پر' اور بعض گھڑیوں کو بعض پر' اور بعض دنوں کو بعض پر' اور بعض مہینوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔



"سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک ہر رات اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن بھر گناہ کرنے والا رات کو توبہ کرے اور اسی طرح دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والا توبہ کرے۔"

اور اسی طرح نبی ﷺ کا قول اس دیہاتی کے لیے جس نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو اسی کے تعلق سے تھی تو آپ نے اس سے کہا:

((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللّٰهِ.)) ❶

"تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔"



---

❶ سنن ترمذی: کتاب الدعوات- باب ماجاء فی فضل الذکر- رقم/ ۳۳۷۵، سنن ابن ماجه- کتاب الادب- باب فضل الذکر- رقم/ ۳۷۹۲



قرآن کریم سے استغفار کے بعض کلمات

۱ - ﴿سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾

(البقرة: ٢٨٥)

''ہم نے سنا اور اطاعت کی' ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔''

۲ - ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَآ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرة: ٢٨٦)

''اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں' یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا' اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا' اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر' تو ہی ہمارا مالک ہے' ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔''

۳ - ﴿رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

(ال عمران: ١٦)

''اے ہمارے رب! ہم ایمان لا چکے' ہمارے گناہ معاف فرما' اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

٤ - ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ



فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (ال عمران: ١٣٥)

''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہ کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔''

۵- ﴿وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (آل عمران: ١٤٧)

''وہ یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے' اسے بھی معاف فرما' اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔''

٦- ﴿رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ﴾ (آل عمران: ١٩٣)

''یا الٰہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔''

٧- ﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: ٦٤)



''ہم نے ہر ایک رسول کو صرف اس لیے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا' تیرے پاس آ جاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول بھی اس کے لیے استغفار کرتے تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔''

۸- ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: ١٠٦)

''اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو' بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔''

۹- ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء: ١١٠)

''جو شخص کوئی برائی کرے' یا اپنی جان پر ظلم کرے' پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا' مہربانی کرنے والا پائے گا۔''

۱۰- ﴿اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (المائدة: ٧٤)

''یہ لوگ کیوں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتے اور کیوں استغفار نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ تو بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔''

۱۱- ﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (الاعراف: ١٥١)

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: کہ اے میرے رب! میری خطا معاف فرما اور میرے بھائی کی بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما



اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

۱۲- ﴿أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ﴾ (الاعراف: ۱۵۵)

"تو ہی تو ہمارا کارساز ہے پس ہم پر مغفرت اور رحمت فرما اور تو سب معافی دینے والوں سے زیادہ اچھا ہے۔"

۱۳- ﴿وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ﴾ (هود: ۳)

"اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ' پھر اس کی طرف متوجہ رہو وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا اور اگر تم لوگ اعراض کرتے رہے تو مجھ کو تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔"

۱۴- ﴿وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ﴾ (هود: ۵۲)

"اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معاف طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت بڑھا دے اور تم جرم کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو۔"

۱۵ - ﴿وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ﴾

(ھود: ۹۰)

''تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اس کی طرف توبہ کرو' یقین مانو کہ میرا رب بڑی مہربانی والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔''

۱۶ - ﴿قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْٓ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾

(یوسف: ۹۸)

''کہا' اچھا میں عنقریب تمہارے لیے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا' وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔''

۱۷ - ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴾

(المومنون: ۱۰۹)

''اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما' تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔''

۱۸ - ﴿وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴾

(المومنون: ۱۱۸)

''اور کہو کہ اے میرے رب! تو بخش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔''

۱۹ - ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

رَّحِیۡمٌ﴾(النور: ٦٢)

''باایمان لوگ تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر یقین رکھتے ہیں اور جب ایسے معاملہ میں جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہوتی ہے' نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے ہیں' تو جب تک آپ سے اجازت نہ لیں' کہیں نہیں جاتے' جو لوگ ایسے موقع پر آپ سے اجازت لے لیتے ہیں' حقیقت میں یہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہیں' پس جب ایسے لوگ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اجازت طلب کریں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دے دیں اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگیں' بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''

۲- ﴿رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ﴾ (القصص: ١٦)

''اے پروردگار! میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھے معاف فرما دے۔''

۲۱- ﴿رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ﴾ (الحشر: ١٠)

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال' اے ہمارے رب! بے شک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔''

۲۲- ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْلَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (الممتحنة: ۵)

''اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور اے ہمارے پالنے والے! ہماری خطاؤں کو بخش دے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔''

۲۳- ﴿رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْلَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (التحريم: ۸)

''اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

۲۴- ﴿رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا﴾ (نوح: ۲۸)

''اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی کے اور کسی بات میں نہ بڑھا۔''



سنت مطہرہ سے استغفار کے بعض کلمات

استغفار کے بعض کلمات جو نبی مختار ﷺ سے وارد ہیں جو دن رات میں پڑھے جانے والے ہیں۔ انہیں میں سے ہے جس کو بلال بن یسار بن زید رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے میرے دادا کے واسطے سے روایت کیا' انہوں نے نبی ﷺ سے کہتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَاِنْ كَانَ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ.)) ❶

''جو شخص کہے: میں اس عظمت والی ذات سے بخشش طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اور وہ خود بخود قائم وزندہ رہنے والا ہے اور اسی سے توبہ کرتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتے ہیں گرچہ وہ لڑائی کے میدان سے بھاگ گیا ہو۔''

آپ ﷺ یہ دعا کیا کرتے:

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.)) ❷

''اے اللہ! تو میرا پالنے والا ہے' نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر تو ہی' تو

---

❶ سنن ترمذی: کتاب الدعوات باب فی دعاء الضیف- رقم/ ۳۵۷۷' اورالبانی نے صحیح ابی داؤد (۱/۲۸۳) اور صحیح ترمذی (۱/ ۱۸۲) میں صحیح کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری: کتاب الدعوات- باب افضل الاستغفار رقم/ ٦٣٠٦



نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں' اور میں اپنے ان تمام برے کاموں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن کو میں نے کیا ہے اور میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں' پس تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی دوسرا ان گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے۔''

آپ ﷺ یہ دعا بھی کرتے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ.)) ❶

''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ کو قبول فرما' بے شک تو توبہ قبول کرنے اور رحم کرنے والا ہے۔''

آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَ ارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.)) ❷

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے' اور گناہوں کو بخشنے والا صرف تو ہی ہے' پس تو اپنے پاس سے مجھے بخش دے اور تو میرے

---

❶ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذ قام من مجلسه ٣٤٣٤ سنن ابوداوٗد کتاب الصلاۃ باب فی الاستغفار رقم/ ١٥١٦ و اللفظ له.

❷ صحیح بخاری کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام ٨٣٤ صحیح مسلم کتاب الذکر و الدعاء باب الدعوات و التعوذ رقم/ ٦٨٦٩



اور پر رحم فرما' بے شک تو بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے پہلے اکثر یہ دعا پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ' أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ.)) ❶

"اللہ کی ذات پاک ہے اور ساری تعریف اور بڑائی اسی کے لیے ہے
میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں اور اسی سے توبہ کرتا ہوں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ' وَجَهْلِيْ وَ إِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ' وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ هَزْلِيْ وَجِدِّيْ' وَ خَطَئِيْ وَ عَمْدِيْ' وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ.)) ❷

"اے اللہ! میری غلطیوں اور جہالتوں اور میرے کاموں میں زیادتی کو معاف فرما اور ان گناہوں کو بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' اے اللہ! مجھے میری سنجیدہ اور مزاحیہ اور قصداً و بلا قصداً دونوں غلطیوں کو معاف کر دے اور یہ سب غلطیاں میری ہی جانب سے ہیں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَ وَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْ

---

❶ صحیح مسلم کتاب الصلاة باب ما یقال فی الرکوع و السجود؟ رقم/ ۱۰۸۸

❷ صحیح بخاری: کتاب الدعوات باب قول النبی ﷺ اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت رقم/ ٦٣٩٩

رِزْقِي.)) ❶

"اے اللہ! تو میرے گناہ بخش دے اور میرا گھر کشادہ کر دے اور میرے رزق میں برکت دے۔"

یہ بھی آپ ﷺ کی دعا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ.)) ❷

"اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت و مغفرت کو واجب کرنے والے اسباب اور تمام گناہوں سے محفوظ رہنے' ہر نیکی کو غنیمت جاننے' جنت کی کامیابی اور آپ کی مدد کے ساتھ دوزخ کی آگ سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔"

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَ خَطَايَايَ' اَللّٰهُمَّ اَنْعِشْنِيْ وَ اجْبُرْنِيْ وَ اهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَ الْاَخْلَاقِ فَاِنَّهٗ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ.)) ❸

"اے اللہ! تو میری تمام خطاؤں اور گناہوں کو معاف کر دے' اے

---

❶ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب دعاء اللهم اغفرلی ذنبی و وسع لی فی داری- رقم/ ۳۵۰۰

❷ مستدرک حاکم: کتاب الدعاء باب ما یدعو انہم احفظنی بالاسلام قائما- عن ابن مسعود- ۱/ ۵۲۵

❸ معجم کبیر للطبرانی رقم ۷۸۱۱- ج ۸ ص ۲۳۶ عن ابی امامة

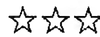


اللہ! میرا مرتبہ بلند کر اور مجھ کو زندہ رکھ اور مجھ کو غنی کر اور مجھ کو رزق دے اور مجھ کو نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت دے' کیونکہ نیکیوں کی ہدایت دینے والا اور برائی سے پھیرنے والا تیرے سوا کوئی دوسرا نہیں۔"

اور آپ ﷺ کا قول ہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ' وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ' وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.)) ❶

"اے اللہ! میرے پہلے اور بعد والے پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کو معاف فرما دے' جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی پہلے سے ہے اور تو ہی بعد میں ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔"



❶ صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم و دعائه بالليل رقم/١٨١٢

استغفار کے درجے

پہلا درجہ:

زبان سے استغفار کرنا' جس میں بے شمار فائدے' منافع اور برکتیں ہوتی ہیں۔

زبانی استغفار کی برکت سے ہی دلی استغفار ہوتا ہے اور اسی سے اللہ کریم وغفار سے دعا کی قبولیت کی امید ہوتی ہے' اس کا سب سے معمولی فائدہ یہ ہے کہ یہ خاموشی سے بہتر ہے' اسی وجہ سے بندہ بھلی بات کہنے' بھلا کام کرنے اور بھلے امور پر استقلال کی عادت پکڑتا ہے۔ برائی اور اس کے اسباب سے دور رہتا ہے' بلکہ وہ بری چیزوں پر غصہ ہوتا ہے اور تلملا اٹھتا ہے۔

جو شخص استغفر اللہ کہتا ہے اور توبہ نہیں کرتا تو اگر اللہ تعالیٰ اس کو قبول کر لے تو اسے معاف کر دیتا ہے مگر چونکہ یہ معافی ہمیں معلوم نہیں' اس لیے اس کی توبہ کا اعتبار نہیں۔

آپ جب اس بات کو جان گئے تو یہ بھی جان لو کہ بندہ جب استغفر اللہ کہتا ہے اور دل سے اپنے گناہوں کو نہیں چھوڑتا تو گویا کہ وہ کہتا ہے کہ "میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے" اس لیے اگر وہ اچھا ہے تو اس کے لیے قبولیت کی امید کی جا سکتی ہے۔

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ جھوٹے لوگوں کی توبہ ہے' تو اس سے مقصود توبہ النصوح نہیں' جب کہ بعض لوگوں کا خیال یہی ہے اور یہی سچ بھی ہے کیونکہ گناہ پر اصرار کے ساتھ توبہ نہیں ہو سکتی۔

بہرحال زبانی استغفار جیسا بھی ہو ہر اعتبار سے بہتر ہے ہاں اگر یہ استغفار غافل دل سے ہے تو یہ بے سود بلکہ غیر مقبول ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:



"جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل، بے پرواہ دل سے دعا کو قبول نہیں کرتا۔" ❶

امام نووی رحمہ اللہ ربیع بن خثیم کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص:

((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ))

یعنی میں اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں نہ کہے اس لیے کہ اگر اس نے ایسا کہا تو گنہگار اور جھوٹا ہو جائے گا۔ بلکہ اسے کہنا چاہیے کہ

"اے اللہ! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول کر۔"

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان کی یہ بات: "اے اللہ مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کر" بہتر ہے۔ مگر "استغفر اللہ کو ناپسند کرنا اور اسے جھوٹ کا نام دینا بہتر نہیں ہے، اس لیے کہ استغفر اللہ کا معنی ہوتا ہے:

"میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں" اور اس میں جھوٹ نہیں ہے۔

دوسرا درجہ:

دل سے استغفار کرنا۔ جو حقیقتاً مطلوب ہوتا ہے یہی استغفار دلوں کو گندگی سے صفائی دلانے میں سب سے زیادہ موثر ہوتا ہے، اس استغفار میں بہت زیادہ فائدہ اجر و ثواب، نفع اور بار آوری اور نتیجہ خیزی ہوتی ہے، اس سے تکلیف و پریشانی، غم و اندوہ دور ہو جاتے ہیں۔ اور مطلوب و مقصود حاصل ہوتا ہے، اس کی وجہ سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور آفات و مصیبت دور ہو جاتی ہیں۔ اور اس کا فائدہ تمام مخلوقات کو پہنچتا ہے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: كتاب الدعاء باب لا يقبل دعاء من قلب غافل لاه- ١/٤٩٣

تیسرا درجہ:

زبان اور دل دونوں سے استغفار کرنا جو کہ کامل فضیلت والا ہوتا ہے۔

اس استغفار کے ذریعہ انسان کے تمام فضائل اکٹھے ہو جاتے ہیں، جسم اور دل دونوں درست ہو جاتے ہیں، یہی کامیابی اور بھلائی کا سرچشمہ ہے، بلکہ یہی سب سے زیادہ سودمند اور مجمع برکات ہے، اسی سے فیض وکرم کے دریا بہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے رحمت ومغفرت نازل ہوتی ہے۔ نیکیاں دوگنی ہوتی ہیں، برائیاں مٹتی ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں اسی کی وجہ سے اعمال واطاعت کی صفائی ہوتی ہے، یہی خوشی کا سرچشمہ اور آئینہ دل کا صیقل گر ہے۔ اس کے ذریعہ گناہوں اور عیوب سے کامل صفائی حاصل ہوتی ہے اور غیب کے پردوں کی نقاب کشائی تک پہنچا جاتا ہے، یہی ہر مقصود میں اضافہ کا موجب ہے، اس سے قامت بلند اور درجات اونچے ہوتے ہیں۔ اس سے مصیبتوں سے چھٹکارا اور تمام مخلوقات کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ ❶



---

❶ دیکھئے: ''جوامع الاستغفار الکبریٰ'' ص ۵۵

استغفار کی فضیلت

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ.﴾ (آل عمران: ۱۳۵)

''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں، تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔''

علقمہ و اسود کا بیان ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن شریف میں دو آیتیں ایسی ہیں کہ جو بھی بندہ کوئی گناہ کرے اور اس کو پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتے ہیں۔

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ.﴾ (آل عمران: ۱۳۵)

''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں، تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔''

اور اللہ عزوجل کا فرمان:

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النسآء: ۱۱۰)

''جو شخص کوئی برائی کرے، یا اپنی جان پر ظلم کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے، تو وہ اللہ کو بخشنے والا، مہربانی کرنے والا پائے گا۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ (النصر: ٣)

''تو اپنے رب کی تسبیح کر حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ' بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ﴾ (ال عمران: ١٧)

''اور پچھلی رات کو بخشش مانگنے والے لوگ ہیں۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ فرماتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.)) ❶

''اے اللہ! تیری ذات پاک ہے اور تعریف تیرے لیے ہے' اے اللہ! تو مجھے بخش دے' بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا' وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا' وَ رَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.)) ❷

''جو شخص کثرت سے استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر ایک رنج وغم دور کر دے گا اور ہر تکلیف سے اس کو نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ

---

❶ [illegible] حنبل: ١/ ٤٥٥

❷ مسند احمد بن حنبل: ١/ ٢٤٨' مستدرك حاكم: ٤/٢٦٢ كتاب التوبة والا نابة باب ذكر فضيلة الاستغفار۔

سے روزی دے گا جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا۔“

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً.)) ❶

”میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔“

یہ آپ ﷺ کی حالت تھی جبکہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے تھے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ.)) ❷

”کہ میرے دل پر پردہ سا آ جاتا ہے اور میں اللہ سے دن میں سو مرتبہ بخشش مانگتا ہوں۔“

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ حِیْنَ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ: ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ.“ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَ اِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ

---

❶ سنن ابن ماجہ: کتاب الادب باب الاستغفار: رقم/ ۳۸۱۶، مسند احمد ۲/ ۴۵۰

❷ صحیح مسلم: کتاب الذکر و الدعاء- باب استحباب الاستغفار و الاستکثار منہ رقم/ ۶۸۵۸- لیغان: اہل لغت کہتے ہیں کہ غین اور غیم دونوں کا ایک ہی معنی ہے اور یہاں مراد یہ ہے جو دل کو ڈھانپ لے۔



اَوْ عَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا.)) ❶

''جو شخص اپنے بستر پر آتے وقت ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سے وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ. تک)) تین بار کہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں' اگر چہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں' یا ٹیلوں کی ریت کے برابر ہوں' یا درخت کے پتوں کے برابر ہوں' یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔''

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

((غُفِرَ لَهٗ وَ اِنْ کَانَ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ.)) ❷

''جو شخص یہ کلمات کہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں' گر چہ وہ لڑائی کے میدان سے بھاگ نکلا ہو۔''

اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے اہل (بال بچوں) کے لیے بڑا بد زبان تھا تو ایک دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ڈر ہے کہ میری زبان مجھے جہنم میں ڈلوا دے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاَیْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ.)) ❸

''تو استغفار کیوں نہیں کرتا' میں تو ایک دن میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔''

---

❶ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب منه دعاء استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم رقم/ ۳۳۹۷' فتح الباری (۱۱/ ۱۲۷)

زبد البحر: کہتے ہیں وہ جھاگ جو پانی کے اوپر ہوتا ہے۔

❷ ابوداؤد کتاب الوتر باب فی الاستغفار رقم/ ۱۵۱۷

❸ مسند احمد بن حنبل ۵/ ۳۹۴



اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

((اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ وَ تُوْبِیْ اِلَیْهِ' فَاِنَّ التَّوْبَةَ مِنَ الذَّنْبِ النَّدَمُ وَ الْاِسْتِغْفَارُ.)) ❶

''یہ کہ جب تو کسی گناہ کے قریب ہو تو اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کر کیونکہ توبہ گناہ سے شرم کرنے اور استغفار کرنے سے قبول کی جاتی ہے۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم استغفار میں فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ' وَجَهْلِیْ وَ اِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ' وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّیْ' اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ هَزْلِیْ وَجِدِّیْ' وَ خَطِئِیْ وَ عَمْدِیْ' وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ.))

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ' وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ' وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.)) ❷

---

❶ عراقی ''المغنی عن حمل الاسفار'' (۱/ ۴۱۳) میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے لیکن بغیر ((فان التوبة من الذنب الندم والاستغفار)) کے' اور اتنی عبارت کے زیادتی کے ساتھ: ((او توبی الیه فان العبد اذا اعترف بذنبه' ثم تاب' تاب الله علیه)) اور تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر اس لیے کہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتے ہیں' اور طبرانی میں ہے کہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتے ہیں۔

صحیح بخاری: کتاب التفسیر باب قوله تعالیٰ ﴿قال بل سولت لکم انفسکم امرا﴾

صحیح مسلم: کتاب التوبه باب فی حدیث الافك و قبول توبة القاذف رقم/ ۷۰۲۰

❷ الصحیح للبخاری باب قول النبی ﷺ اللهم اغفر لی ما قدمت وما اخرت ۶۳۹۸

"اے اللہ! میری غلطیوں اور جہالتوں اور میرے کاموں میں زیادتی کو معاف فرما' اور ان گناہوں کو بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' اے اللہ! مجھے میری سنجیدہ' مزاحیہ اور بلاقصداً وقصداً غلطیوں کو معاف کردے' اور وہ تمام غلطیاں جو مجھ میں ہیں' اے اللہ! میرے پہلے اور بعد والے پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کو اور زیادتیوں کو معاف فرما دے' تو ہی پہلے سے ہے اور تو ہی بعد میں ہے۔ اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے جیسا چاہا' فائدہ پہنچایا پھر صحابہ میں سے جب کوئی مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا تھا اور وہ جب حلفاً بیان کرتا تو پھر میں اس کی تصدیق کرتا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خبر دی' اور انہوں نے سچ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا غُفِرَلَهُ.)) ❶

"جب کوئی بندہ کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے' پس اگر وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے اور کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ اس کے گناہ کو بخش دیتے ہیں۔"

---

❶ سنن ترمذی باب ماجاء فی الصلوۃ عند التوبہ ٣٠٦٠- و ابن ماجہ باب ماجاء فی ان الصلوۃ کفارۃ ١٣٩٥- و مسند احمد ٩/١

پھر اللہ تعالیٰ کے قول کی تلاوت کی:

﴿ وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴾ (آل عمران: ١٣٥)

''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہ کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔''

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ فِيْ قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَ نَزَعَ وَ اسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ فَإِنْ زَادَ زَادَتْ فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ: ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴾)) (المطففين: ١٤) ❶

''بے شک مومن جب کوئی گناہ کا کام کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک کالا سا داغ لگ جاتا ہے اور جب وہ اس کام کو چھوڑ دیتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے تو اس کا دل صاف و شفاف و چکنا ہو جاتا ہے' اور اگر وہ زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ داغ زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کے دل پر غالب آ جاتا ہے اور دل پر زنگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے' جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب کے اندر کیا ہے: ''یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے

❶ سنن ابن ماجه ٤٢٤٤ - و مسند احمد ٢ / ٢٩٧

اعمال کی وجہ سے زنگ چڑھ گیا ہے۔"

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ اَنّٰى لِيْ هٰذِهِ؟ فَيَقُوْلُ عَزَّوَجَلَّ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ.)) ❶

"بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے کا جنت میں درجہ بلند کرتا ہے (اونچا مقام عطا کرتا ہے) تو وہ بندہ کہتا ہے: اے میرے رب! یہ مقام کیسے تو مجھے عطا کر رہا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیرے لیے تیری اولاد کے استغفار کرنے کی وجہ سے۔"

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَآءُوا اسْتَغْفَرُوْا.)) ❷

"اے اللہ! مجھ کو ان لوگوں میں سے کر دے جو نیک کام کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب برا کام کرتے ہیں تو اس سے استغفار کرتے ہیں۔"

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا اَذْنَبَ الْعَبْدُ ذَنْبًا قَالَ: "اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْلِيْ" فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَأْخُذُ بِالذَّنْبِ وَيَغْفِرُ الذَّنْبَ،

---

❶ مسند احمد بن حنبل (٢/ ٥٠٩)

❷ سنن ابن ماجه: كتاب الادب باب الاستغفار- رقم/ ٣٨٢٠، مسند احمد بن حنبل (٦/ ١٢٩)



عَبْدِیْ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ.)) ❶

''جب بندہ گناہ کرتا ہے اور گناہ کرنے کے بعد کہتا ہے: اے اللہ! مجھے بخش دے تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے گناہ کیا' پھر اس کا اعتراف کیا کہ میرا ایک رب ہے جو گناہ پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے اور گناہ کو بخشتا بھی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے میرے بندے! تو جو چاہے کر میں نے تجھے بخش دیا۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَ اِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً.)) ❷

''جو شخص گناہ کرنے پر اڑے نہیں اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اگر چہ وہ دن میں ستر مرتبہ گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتے ہیں۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ رَجُلًا لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ نَظَرَ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ: اِنَّ لِیْ رَبًّا یَارَبِّ! فَاغْفِرْلِیْ فَقَالَ: اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَکَ.)) ❸

''بے شک ایک آدمی کہ جس نے بھلائی کا کام کبھی نہیں کیا وہ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہتا ہے کہ بے شک میرا ایک رب ہے' اے میرے رب! مجھے بخش دے تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میں نے

❶ المغنی عن حمل الاسفار للعراقی (۱/ ۳۱۵)

❷ سنن ابی داوٗد: کتاب الصلاۃ باب فی الاستغفار – رقم/ ۱۵۱٤

❸ مسند احمد بن حنبل (۱/ ۳۹۸) – "مجمع الزوائد" للهیثمی (۱۰/ ۱۹٤) بالمعنٰی

تجھے بخش دیا۔"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَيْهِ غَفَرَ لَهُ وَاِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ.)) ❶

"وہ شخص جس نے کوئی گناہ کیا اور یہ اعتراف کیا کہ اللہ کو اس کے گناہ کے بارے میں خبر ہے تو اللہ اس کو بخش دیتے ہیں۔ اگر چہ وہ استغفار نہ کرے۔"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُهُ فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ اَنِّيْ اَقْدِرُ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ بِقُدْرَتِيْ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا اُبَالِيْ.)) ❷

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! تم سب کے سب گنہگار ہو مگر وہ شخص کہ جس کو میں نے معاف کر دیا، پس تم لوگ بخشش طلب کرو میں تم لوگوں کو بخش دوں گا، اور جس شخص نے یہ اعتراف کر لیا کہ میں اس کو بخشنے کی طاقت رکھتا ہوں تو اس نے میری قدرت کے ساتھ بخشش مانگی تو میں نے اس کو بخش دیا، اور یہ میرے لیے کوئی بڑی بات نہیں۔"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ زوائد: للهيثمي (١٠/ ٢١١) "المغنى عن حمل الاسفار" (١/ ٣١٥)

❷ احمد بن حنبل (٥/ ١٥٤)

((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَعَمِلْتُ سُوْءًا فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ كَمَدَبِّ النَّمْلِ.)) ❶

''جس شخص نے یہ کہا: اے اللہ! تیری ذات پاک ہے' میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں نے برا کام کیا ہے' تو مجھے بخش دے' کیونکہ تیرے سوا کوئی دوسرا نہیں' جو گناہوں کو بخشے' تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں' گرچہ اس کے گناہ چیونٹیوں کے رینگنے کی جگہ کی طرح ہوں۔''

اور بیان کیا گیا ہے کہ سب سے افضل استغفار یہ ہے کہ بندہ یہ کہے:

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.)) ❷

''اے اللہ! تو میرا پالنے والا ہے' اور میں تیرا بندہ ہوں' تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرے عہد اور وعدے پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں' اور میں اپنے ان تمام برے کاموں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کئے ہیں اور میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں' اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ پس تو میرے سب گناہوں کو بخش دے' کیونکہ تیرے سوا کوئی دوسرا ان گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔''

---

❶ "اتحاف السادة المتقين" للزبيدى (٥/ ٦٠)

❷ صحيح بخارى كتاب الدعوات باب افضل الاستغفار ٦٣٠٦



((وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ، لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَ لَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.)) ❶

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو البتہ اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر کے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے پھر اس سے بخشش مانگیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کو بخشے گا اور معاف کرے گا۔''



---

❶ صحیح مسلم: کتاب التوبہ- باب سقوط الذنوب بالاستغفار و التوبة- رقم الحدیث/ ٦٩٦٥

استغفار کی اہمیت میں سلف کے اقوال

خالد بن معدان کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''بے شک میرے محبوب بندے وہ ہیں جو مجھ سے محبت کرتے ہیں اور ان کے دل مسجدوں کی طرف لگے رہتے ہیں۔ اور رات کے پچھلے حصے میں استغفار کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں زمین والوں کو کوئی سزا دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان کو یاد کر کے پھر چھوڑ دیتا ہوں اور ان سے سزا کو ہٹا دیتا ہوں۔''

اور قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: کہ قرآن آپ کو آپ کی بیماری اور علاج کی خبر دیتا ہے' سو آپ کی بیماری آپ کے گناہ ہیں' اور اس کا علاج ودوا استغفار ہے۔

اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''تعجب ہے' اس شخص پر کہ جس کے پاس بچنے کا سامان ہو' اس کے باوجود وہ ہلاک ہو جائے' آپ سے پوچھا گیا وہ کون سی چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ استغفار ہے'' اور آپ فرماتے تھے: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کسی بندے کو استغفار سے غافل نہیں کرتا جب کہ وہ اسے عذاب دینے کا ارادہ نہ رکھتا ہو''۔

اور فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ بندے کا قول: ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ)) اس کی تفسیر یہ ہے کہ ''اے اللہ! تو مجھے گناہوں سے ہلکا کر دے۔''

اور بعض علماء کہتے ہیں کہ ''بندہ گناہ اور نعمت کے درمیان رہتا ہے ان دونوں کو سوائے حمد واستغفار کے کوئی دوسری چیز درست نہیں کر سکتی۔''

اور فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''گناہ سے باز آئے بغیر لوگوں کا استغفار کرنا جھوٹے لوگوں کی توبہ ہے۔''

اور رابعہ العدویہ رحمہا اللہ کہتی ہیں: ''کہ ہم لوگوں کا استغفار زیادہ استغفار کا محتاج



ہے۔“

اور بعض علماء کہتے ہیں: جس شخص نے ندامت وشرمندگی سے پہلے استغفار کیا تو اس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ استہزاء و مذاق کیا۔ اس حالت میں وہ نہیں جانتا کہ میں استغفار کیوں کر رہا ہوں۔

اور ایک اعرابی کے بارے میں سنا گیا کہ وہ کعبہ کے غلاف کو پکڑے ہوئے چمٹ کر کہہ رہتا تھا: کہ اے اللہ! میرے گناہ پر مصر رہتے ہوئے' تجھ سے میرا استغفار کرنا قابل ملامت ہے' اور تیری وسعت عفو کو جانتے ہوئے' تجھ سے میرا استغفار نہ کرنا یہ میری عاجزی اور کمزوری کی وجہ سے ہے' تجھے میری ضرورت نہ ہونے کے باوجود انعامات کے ذریعے کتنا ہی تو نے مجھ سے محبت کا اظہار کیا ہے اور میں اپنی فقیری ومحتاجی کے باوجود گناہوں کے ذریعے تجھے کتنا ہی غصہ دلاتا رہا ہوں' اے وہ ذات جو وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے اور جب دھمکی دیتا ہے تو معاف کر دیتا ہے' اے ارحم الراحمین! میرے عظیم جرم کو اپنے عظیم عفو ومعافی میں ڈال دے۔

اور ابو عبداللہ الوراق کہتے ہیں کہ ”اگر آپ کے اوپر پانی کے قطرے اور سمندر کے جھاگ کے مثل گناہ ہوں اور آپ اپنے رب کو اخلاص کے ساتھ اس دعا سے پکاریں تو ان شاء اللہ ضرور آپ کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ وہ دعا یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ اِلَیْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِیْهِ' وَ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا وَعَدْتُكَ بِهٖ مِنْ نَفْسِیْ وَلَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ' وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ اَرَدْتُ بِهٖ وَجْهَكَ فَخَالَطَهٗ غَیْرُكَ' وَ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ' اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ فَاسْتَعَنْتُ بِهَا عَلٰی مَعْصِیَتِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ ' یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَتَیْتُه

فِی ضِیَآءِ النَّھَارِ وَ سَوَادِ اللَّیْلِ فِی مَلَإٍ اَوْ خَلَاءٍ وَسِرٍّ وَ عَلَانِیَۃٍ یَاحَلِیْمُ.))

''اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' ہر اس گناہ سے جس کے بارے میں میں نے تجھ سے توبہ کی' اور پھر اس کو کر بیٹھا اور تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اپنے ہر اس وعدہ کے بارے میں جس کو میں نے کیا اور پورا نہ کیا اور مغفرت طلب کرتا ہوں ہر اس عمل کے بارے میں جس کا میں نے تیرے ہی لیے کرنے کا ارادہ کیا' پس وہ دوسرے کے لیے ہو گیا اور مغفرت طلب کرتا ہوں ان تمام نعمتوں کے بارے میں جن کو تو نے میرے اوپر کیا پس میں اپنے گناہوں کے بارے میں تجھ سے مدد طلب کرتا ہوں' اے پوشیدہ و ظاہر کے جاننے والے میں اپنے ان تمام گناہ کے بارے میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں' جن کو میں نے دن کی سفیدی اور رات کی تاریکی میں اور تنہائی و کھلی جگہ میں پوشیدہ ہو کر اور ظاہر ہو کر کیے ہیں۔''

کہا جاتا ہے کہ یہ آدم علیہ السلام کا استغفار ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خضر علیہ السلام کا استغفار ہے۔ ❶

☆ لوگو! تم لوگ استغفار کو لازم پکڑو اور گناہوں سے معصوم نبی محمد ﷺ کے استغفار کی برت حاصل کرو اس لیے کہ بندہ گناہوں اور عیوب سے کبھی بھی خالی نہیں ہوتا۔

☆ تم استغفار کو لازم پکڑو' اس لیے کہ یہ بلاؤں اور مصیبتوں سے روکنے کا مضبوط قلعہ ہے۔

❶ دیکھئے کتاب: ''الاذکار و الدعوات'' للشیخ ابی حامد الغزالی ص ۷۴۔ اور اس کے بعد۔



جب تم کوئی گناہ کرو تو استغفار کرو کیونکہ یہ ایسی غلطیاں اور گناہ ہیں کہ تمہاری پیدائش سے پہلے گردنوں میں طوق پہنا دیئے گئے ہیں اور اگر تم اس پر مصر رہو گے تو ہر طرح کی ہلاکت و بربادی تمہارے سامنے ہوگی۔

مجھے تعجب ہے ایسے شخص پر جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے' حالانکہ اس کے ساتھ دفاع کا ہتھیار موجود ہے' یعنی ''استغفار''۔

☆ تم استغفار میں سستی کرنے سے بچو' اور اگر تم نے گناہ کے گناہ کے وقت کو اپنے سامنے رکھو گے تو یقینی طور پر تم گناہ کر بیٹھو گے اور اللہ کی مغفرت و بخشش میں شک کرو گے۔

جس شخص پر اللہ کا انعام ہو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کی تعریف کرے اور جس کی روزی میں کمی ہو جائے اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے' اور جس کے سامنے کوئی غم و مصیبت آ پہنچے' اس کو چاہیے کہ وہ یہ کہے:

((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.))

''نہیں ہے کوئی طاقت وقوت سوائے اللہ کی مدد کے جو بلند و بالا اور عظیم ہے۔''

☆ ہر قسم کے گناہ انسان کے ذہن سے کبھی ختم نہیں ہوتے' اس لیے اس کو چاہیے کہ وہ نئے سرے سے توبہ کرے اور زیادہ سے زیادہ استغفار کرے۔

توبہ کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنے گناہ کو کبھی نہ بھولے اور گناہ کرنے پر مصر نہ ہو اور جب بھی وہ کوئی گناہ کر بیٹھے تو فوراً توبہ و استغفار کرے۔

☆ دلوں میں دل وہ ہے کہ گناہ کرنے سے پہلے استغفار کرے' تاکہ اطاعت و فرمانبرداری کرنے سے پہلے بدلہ مل جائے۔

☆ صبح وشام اعضاء و جوارح کے بارے میں بطور شکر و عافیت غور و فکر کرنا اور اس کے

گناہ سے استغفار کرنا' اور توبہ کے ذریعہ ایمان کی طہارت و پاکیزگی کے لیے عمل کرنا اور رزق کی اصلاح کرنا۔

تیرے لیے ضروری ہے کہ تو اللہ سے استغفار کرے اور اگر ایسا کرنے سے عاجز ہو تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہو جاؤ' پس اگر اس سے عاجز ہو تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مشغول نہ رہنے میں ہم تمہارا کوئی عذر نہیں دیکھ رہے ہیں' اس لیے کہ یہ درجات کو بلند و ترقی دینے میں سب سے بہتر ہے۔

استغفار سے متعلق اشعار:

استغفر اللہ من علمی و من عملی

''میں اپنے علم و عمل سے اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔''

استغفر اللہ من طمعی ومن املی

''میں اپنے لالچ اور امید سے اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔''

استغفر اللہ مما قد جنیت ومن

''میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں' ان تمام گناہوں''۔

ظلمی و جوری فی ایامی الاول

''اور ظلم و جور سے جن کو میں نے گزشتہ ایام میں کیا ہے''۔

استغفر اللہ مما قد خفی و بدا

''میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں' ان تمام چیزوں سے جو پوشیدہ اور ظاہر ہیں۔''

وما تقربہ نفسی من العمل

''اور اس عمل سے جس سے میرے نفس کو سکون ہو۔''

استغفر الله من حسدی و من نقص

''میں اپنے حسد اور نقص سے اللہ کی بخشش طلب کرتا ہوں۔''

ومن غروری ومن حولی ومن حیلی

''اور اپنے غرور و گھمنڈ اور طاقت وحیلہ بہانہ سے۔''

استغفر الله من حسی ومن نفسی

''میں اللہ سے اپنے حس ظاہری سے ادراک کی ہوئی چیز سے اور اپنے دل کے پوشیدہ گناہوں سے بخشش طلب کرتا ہوں۔''

استغفر الله من سری ومن علنی

''میں اپنے پوشیدہ اور ظاہری گناہ سے اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔''

استغفر الله من شرك علی خفی

''میں اللہ سے اپنے چھپے ہوئے شرک سے بخشش طلب کرتا ہوں۔''

ومن فسوقی و اجرامی ومن زللی

''اور اپنے فسق و فجور اور جرم اور گناہ کے ارتکاب سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

استغفر الله من وهمی و وسوستی

''میں اپنے وہم اور وسوسہ سے اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔''

ومن دسیسة نفس قد تخیل لی



”اور بری سازش سے جو میرے دل میں برے وہم وگمان کے ساتھ پیدا ہو۔“

استغفر اللہ من کفر بنعمۃ من

”میں اللہ سے کفرانِ نعمت کی بخشش طلب کرتا ہوں۔“

للخیر و الفضل والانعام سهل لی

”جس کو اللہ نے بھلائی اور فضل وانعام کے ساتھ میرے لیے آسان کردیا۔“

استغفار کی دعا:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِيْهِ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا وَعَدْتُكَ مِنْ نَفْسِی ثُمَّ اَخْلَفْتُكَ فِيْهِ، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا اَرَدْتُ بِهِ وَجْهَكَ فَخَالَطَنِی فِيْهِ مَا لَيْسَ لَكَ، وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ فَتَقَوَّيْتُ بِهَا عَلٰی مَعَاصِيْكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ، عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ: لِكُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ وَلِكُلِّ مَعْصِيَةٍ ارْتَكَبْتُهَا وَلِكُلِّ ذَنْبٍ اَحَاطَ بِهِ عِلْمُ اللّٰهِ.))

”اے اللہ! میں اپنے ان تمام گناہوں سے تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں، جن سے میں نے توبہ کی پھر اس کو کر بیٹھا، اور تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں، اپنے اس وعدہ کے بارے میں جو میں نے تجھ سے کیا اور اس کی خلاف ورزی کردی اور بخشش طلب کرتا ہوں اس کے بارے



میں جس کو میں نے تیرے ہی لیے کرنے کا ارادہ کیا' لیکن میں نے تیرے سوا کسی کے لیے آمیزش کر دی اور بخشش طلب کرتا ہوں ان تمام نعمتوں کے بارے میں جن کو تو نے مجھے عطا کیا پس گناہ کر کے میں بھکاری ہو گیا اور میں بخشش طلب کرتا ہوں' اس ذات سے جو زندہ اور قائم و دائم اور غائب و ظاہر کا جاننے والا اور رحمٰن و رحیم ہے' ان تمام گناہوں اور معصیت کے بارے میں جن کا میں نے ارتکاب کیا اور ہر وہ گناہ جس کا اللہ کے علم نے احاطہ کیا ہوا ہے۔

استغفار کے متعلق قصیدہ:

و استغفر اللہ اہل العفو عن زلل

''میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں جو غلطیوں کو معاف کرنے والا ہے۔''

ربا رحیما مفیض الخیر من ازل

''وہ رب جو ازل سے بھلائی کا فیضان کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

و استغفر اللہ من ایذاء الخلائق من

''میں اللہ سے مخلوق کے ایذا رسانی سے بخشش طلب کرتا ہوں۔''

انس او الجن والاملاك و السغل ❶

❶ السّغل: چھوٹے جسم والی مخلوق' باریک ٹانگ والی مخلوق یا کیڑے مکوڑے اور یہاں اس سے مراد انسان کے علاوہ ہر طرح کے جانور ہیں۔

”چاہے وہ انسان ہوں یا جنات یا کوئی ملکیت یا چھوٹے جسم والا جانور“۔

واستغفر اللہ من اتیان الشبہات

”میں شک وشبہ کے آنے سے یا رزق میں۔“

او الحرام او المکروہ فی الاکل

”مکروہ وحرام سے اللہ کی بخشش طلب کرتا ہوں۔“

واستغفر اللہ من اظہاری الحکما

”میں اللہ تعالیٰ سے اپنی حکمت وعقلمندی کے غلبہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔“

والقلب منی غدا بالقبح ذا شثل ❶

”جبکہ میرا دل برائی وگناہ کی وجہ سے بوجھل اور سخت ہو گیا ہے۔“

و استغفر اللہ من بعد ومن بدع

”میں اللہ کی رحمت سے دوری اور ناتجربہ کاری“۔

ومن بلاء ومن بغی ومن بخل

”اور مصیبت اور ظلم وزیادتی وبخیلی سے اللہ کی بخشش طلب کرتا ہوں۔“

و استغفر اللہ من بسط و من بطر ❷

”میں مغرور ہونے اور حق کے انکار کرنے سے اللہ سے بخشش طلب

---

❶ الشثل: اس سے مراد سخت اور موٹا ہونا۔

❷ البطر: نعمت کے کم ہونے کا احتمال یا نعمت سے سرکشی کرنا۔

کرتا ہوں''۔

قد بد لا لی بحور الخیر بالوشل ❶

''کیونکہ یہ دونوں میرے لیے خیر و بھلائی کے سمندر کو پانی کے ایک قطرے میں تبدیل کر دینے والے ہیں۔''

استغفار کے خزانے

۱- ((اَللّٰھُمَّ إِنْ لَمْ اَکُنْ اَھْلاً اَنْ اَبْلُغَ رَحْمَتَكَ فَرَحْمَتُكَ اَھْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِيْ، لِاَنَّھَا وَسِعَتْ کُلَّ شَيْءٍ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.))

''اے اللہ! اگر میں اس کا اہل نہیں ہوں کہ تیری رحمت کو پالوں تو تیری رحمت اس بات کی اہل ہے کہ وہ مجھے پالے اس لیے کہ وہ ہر چیز پر پھیلی ہوئی ہے۔ اے ارحم الراحمین۔''

۲- ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ مَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِاِسْمِكَ رَبِّيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ.))

''اے اللہ! میرے پہلے اور بعد والے پوشیدہ اور ظاہر اور حد سے تجاوز کیے ہوئے گناہوں کو معاف فرما' جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' تو ہی پہلے ہے اور تو ہی بعد میں ہے' تیرے سوا کوئی دوسرا معبود برحق نہیں' اے میرے رب تیرے نام کا واسطہ ہے! تو میرے گناہ کو بخش دے۔''

---

❶ الوشل: جمل کے وزن پر ہے' یعنی تھوڑا پانی' جو پہاڑ یا چٹان سے بہہ کر نکلتے ہیں۔

۳- ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَ جُلَّهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَ آخِرَهٗ وَ عَلَانِيَتَهٗ وَ سِرَّهٗ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ هٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰی نَفْسِیْ، يَا عَظِيْمُ! اغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ.))

''اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرما دے' چھوٹے' بڑے' پہلے پچھلے' ظاہر اور پوشیدہ میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں' اور اس کا جو میں نے اپنے نفس کے لیے گناہ کیا' اے اللہ! تو مجھے بخش دے' پس نہیں ہے کوئی ان بڑے گناہوں کا بخشنے والا مگر رب عظیم۔''

٤- ((وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ، اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ فَاسْتَعَنْتُ بِهَا عَلٰی مَعْصِيَتِكَ.))

''اور میں تجھ سے ان تمام نعمتوں کے بارے میں بخشش طلب کرتا ہوں' جن کو تو نے ہمارے اوپر کیا ہے۔ اور ہم نے ان کو تیری نافرمانیوں میں استعمال کیا۔''

٥- ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُ فِيْهِ.))

''اے اللہ! میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں' ان تمام گناہوں سے جن کی میں نے تجھ سے توبہ کی پھر ان کو کر بیٹھا۔''

٦- ((وَ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ مَا وَعَدْتُكَ بِهٖ مِنْ نَفْسِیْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ.))

''اور بخشش طلب کرتا ہوں' ہر اس وعدہ کے بارے میں جس کو میں نے تجھ سے کیا' پھر اس کو پورا نہ کر سکا۔''

۷- ((وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ اَرَدْتُ بِهِ وَجْهَكَ فَخَالَطَهُ غَيْرُكَ.))

''اور بخشش طلب کرتا ہوں ان تمام اعمال کے بارے میں جن کو میں نے تیرے لیے کرنے کا ارادہ کیا تو تیرے علاوہ کوئی دوسرا شامل ہو گیا۔''

۸- ((وَ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ فَاسْتَعَنْتُ بِهَا عَلٰى مَعْصِيَتِكَ.))

''اور میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں ان تمام نعمتوں کے بارے میں جن کو تو نے مجھے عطا کیا اور میں نے ان کو گناہوں میں استعمال کیا۔''

۹- ((وَاَسْتَغْفِرُكَ ' يَا عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَتَيْتُهُ فِي ضِيَاءِ النَّهَارِ وَ سَوَادِ اللَّيْلِ فِي مَلَاٍ اَوْ خَلَاءٍ وَسِرٍّ وَ عَلَانِيَةٍ يَاحَلِيْمُ.))

''اے چھپے اور کھلے کے جاننے والے بردبار میں اپنے ہر اس گناہ سے تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں، جس کو میں نے دن کی روشنی اور رات کی تاریکی میں تنہائی میں اور کھلے میدان میں اور چھپ کر اور ظاہر کر کے کیے ہیں۔''

۱۰- ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.)) ❶

---

❶ صحیح بخاری باب افضل الاستغفار- ٦٣٠٦

''اے اللہ! تو میرا پالنے والا ہے' نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر تو ہی' تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں' اور میں تیرے عہد اور وعدے پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں' اور میں اپنے ان تمام برے کاموں سے پناہ مانگتا ہوں' جو میں نے کیے ہیں اور میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس تو مجھے بخش دے اس لیے کہ تیرے سوا کوئی دوسرا گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔''

۱۱ - ((اَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.))

''میں اللہ عظیم سے بخشش طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور وہ زندہ رہنے اور سب کو تھامنے والا ہے' جسے نہ اونگھ آئے اور نہ نیند اور میں اسی سے توبہ کرتا ہوں۔''

۱۲ - ((اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ رَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ.))

''اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے کہیں زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے کہیں زیادہ امید والی ہے۔''



گناہوں کو مٹانے والے اعمال ❶

ا۔ اذان سنتے وقت اللہ کا ذکر کرنا:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص مؤذن کے کلمات سن کر کہے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا.))

تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ❷

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، میں راضی ہو گیا، اللہ کے رب ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول تسلیم کرنے پر اور اسلام کو دین اختیار کرنے پر۔''

۲۔ وضو:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظَافِرِهٖ.)) ❸

---

❶ دیکھئے: عبداللہ العلاف کی تیار کردہ کتاب ''مکفرات الذنوب'' (ص ۹) اور اس کے بعد۔

❷ صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ۔ باب استحباب القول مثل قول المؤذن رقم الحدیث/ ۸۵۱

❸ صحیح مسلم: کتاب الطھارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء رقم الحدیث/ ۵۷۸



''جو شخص وضو کرے اور اچھے طریقہ سے وضو کرے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔''

۳۔نماز:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا:

((اَرَأَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا مَاتَقُوْلُ ذَالِكَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ قَالُوْ الَا یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ شَیْئًا قَالَ فَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا.)) ❶

''بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہہ رہی ہو اور اس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ نے عرض کیا کہ کچھ بھی میل کچیل باقی نہ رہے گی' آپ نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال اسی طرح ہے کہ اللہ ان کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَلَاۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلَاتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَ فِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّ عِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ' فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلَاۃُ لَمْ یَخْطُ

❶ صحیح بخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ– باب الصلوات الخمس کفارۃ– رقم الحدیث/ ۵۲۸

خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ.)) ❶

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کے گھر اور بازار کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہے اور یہ اس لیے کہ جب اس نے اچھی طرح وضو کیا' پھر مسجد کی طرف نکلا صرف نماز کے لیے تو وہ کوئی قدم نہیں رکھتا مگر اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کی ایک غلطی معاف ہوتی ہے' پھر جب نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ اپنے جائے نماز پر رہتا ہے' اور بے وضو نہیں ہوتا' فرشتے کہتے ہیں: ''اے اللہ! اس پر رحمت فرما' اے اللہ! اس پر مہربانی کر اور وہ برابر نماز ہی میں رہتا ہے' جب تک کہ وہ نماز کا انتظار کرتا ہے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ.)) ❷

''پانچوں نمازیں اور جمعہ سے (آئندہ) جمعہ تک اور رمضان سے (آئندہ) رمضان تک ان کے درمیان کے لیے کفارہ ہیں' جب تک

---

❶ صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الجماعة- رقم الحدیث/ ٦٤٧

❷ صحیح مسلم- کتاب الطهارة باب الصلوات الخمس و الجمعة الی الجمعة رقم الحدیث/ ٥٥٢



کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔"

۴۔تہجد اور استغفار:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ، يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ؟ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ، فَأَغْفِرَلَهٗ؟)) ❶

"میرا رب العالمین ہر رات دنیا سے قریب ترین آسمان پر اترتا ہے جب تہائی رات کا آخری حصہ باقی رہتا ہے تو کہتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار کو قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے؟ اور میں اسے دوں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اسے بخش دوں؟"

۵۔صدقہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَ الصِّيَامُ وَ الصَّدَقَةُ.)) ❷

"آدمی کو جو فتنہ اس کے بال بچوں اور مال و دوست و ہمسایہ کی وجہ سے

---

❶ صحیح بخاری: کتاب التهجد باب الدعاء و الصلاة من آخر الليل- رقم الحديث/ ۱۱۴۵

❷ صحیح بخاری: کتاب الصوم- باب الصوم كفارة رقم/ ۱۸۹۵

ہوتا ہے نماز روزہ اور صدقہ اس کا کفارہ بنتے ہیں۔"

۶۔ جمعہ کے دن کے آداب:

سلیمان الفارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ یَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ وَ یَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیبِ بَیْتِهِ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَهُ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَیْنَهُ وَ بَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی.)) ❶

"جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اور استطاعت کے مطابق پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر کی خوشبو لگاتا ہے پھر جمعہ کی نماز کے لیے نکلتا ہے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق ڈال کر نہیں بیٹھتا ہے پھر سنتیں پڑھتا ہے جو اس کے مقدر میں ہے پھر جب امام خطبہ دیتا ہے تو خاموش رہتا ہے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے (صغائر) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

۷۔ رمضان کے روزے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) ❷

---

❶ صحیح بخاری: کتاب الجمعة- باب الدهن للجمعة رقم/ ۸۸۳

❷ صحیح بخاری فضل لیلة القدر باب فضل لیلة القدر رقم/ ۲۰۱٤، صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان رقم الحدیث/ ۱۷۸۱

”جو شخص ایمان اور طلب ثواب کے لیے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

۸۔ تراویح کی نماز:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.)) ❶

”جو شخص رمضان کا قیام ایمان اور طلب ثواب کے لیے کرتا ہے تو اس کے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

۹۔ شب قدر کی راتوں کا قیام:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.)) ❷

”جو شخص شب قدر کا قیام ایمان اور طلب ثواب کے لیے کرے تو اس کے پہلے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

۱۰۔ عاشوراء کے روزے:

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

---

❶ صحیح بخاری کتاب صلاۃ التراویح باب فضل من قام رمضان رقم/ ۲۰۰۹، صحیح مسلم کتاب المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان رقم/ ۱۷۷۹

❷ صحیح بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب فضل لیلۃ القدر- رقم/ ۲۰۱۴، صحیح مسلم کتاب المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان رقم/ ۱۷۸۱



((اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ.)) ❶

"مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یہ روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔"

۱۱۔ عمرہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ.)) ❷

"ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں۔"

۱۲۔ تسبیح:

جو شخص ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.)) سو مرتبہ کہے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ❸

۱۳۔ اللہ کے فضل وانعام کا اعتراف کرنا:

جو شخص کوئی کپڑا پہنے یا کھانا کھائے پھر یہ کہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا

---

❶ صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب ثلاثة ایام من کل شهر- رقم الحدیث/ ٣٧٤٦

❷ صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل الحج و العمرة- رقم الحدیث/ ٣٢٨٩

❸ صحیح مسلم کتاب الذکر و الدعاء باب فضل التهلیل و التسبیح و الدعاء رقم/ ٦٨٤٢

قُوَّةٍ.))

تو اس کے گزرے ہوئے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

ترجمہ: ''سب تعریف اللہ کے لیے ہے کہ جس نے مجھے روزی دی اور کھانا دیا بغیر میری طاقت وقوت کے۔'' ❶

یا جو شخص کوئی کپڑا پہنے اور کہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ.))

وہ اللہ کی امان، حفاظت اور پردے میں رہے گا۔

ترجمہ: ''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے وہ لباس پہنایا جس سے میں اپنا پردہ چھپاؤں اور میں خوبصورتی اختیار کروں اس کے ساتھ اپنی زندگی میں۔'' ❷

۱۴۔ حج:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.)) ❸

---

❶ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا فرغ من الطعام رقم/ ۳۴۵۸، سنن ابن ماجه- کتاب الاطعمة باب ما یقول اذا فرغ من الطعام رقم/ ۳۲۸۵

❷ سنن ترمذی کتاب الدعوات باب ما اصرمن استغفر رقم / ۳۵۶۰، سنن ابن ماجه کتاب اللباس باب ما یقول الرجل اذا لبس ثوبا جدیدا رقم/ ۳۵۵۷

❸ بخاری کتاب المحصر باب قول الله عزوجل ولا فسوق ولا جدال فی الحج رقم/ ۱۸۲۰

''کہ جس نے اس گھر کا حج کیا اور بیہودہ باتیں نہیں کیں اور فسق و فجور نہیں کیا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح واپس لوٹے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہو۔''

۱۵۔عرفہ میں وقوف کرنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ' وَ اِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَآئِكَةَ' فَيَقُوْلُ: "مَا اَرَادَ هٰؤُلَآءِ؟")) ❶

''اتنے آدمی کسی دن اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد نہیں کرتا' جتنے عرفہ کے دن کرتا ہے اور پروردگار آج کے دن نزدیک ہو جاتا ہے پھر اپنے بندوں کی وجہ سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟''

۱۶۔جو شخص حج میں نہ ہو اس کیلئے عرفہ کے دن روزہ رکھنا:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے عرفہ کے دن کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَ الْبَاقِيَةَ.)) ❷

''گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے:

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الحج باب فضل يوم عرفة رقم / ٣٢٨٨

❷ صحيح مسلم: كتاب الصيام باب استحباب ثلاثة ايام من كل شهر رقم/ ٢٧٤٧

((صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ.)) ❶

''عرفہ کے دن کے روزہ کے بارے میں اللہ سے میرا گمان یہ ہے کہ اس سے ایک سال پہلے اور بعد کے گناہ کا کفارہ ہوتا ہے۔''

۱۷۔ بخار:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ام سائب یا ام مسیّب کے پاس آئے اور کہا:

((مَالَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ' اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيِّبِ تُزَفْزِفِيْنَ؟))

''اے ام سائب یا ام مسیّب! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ سائیں سائیں کی آواز نکال رہی ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ بخار ہے' اللہ اس کو بڑھا نہ دے؟''

تو آپ نے فرمایا:

((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ.)) ❷

''تم بخار کو گالی مت دو' کیونکہ یہ بنی آدم (انسان) کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ اور میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔''

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر رقم/ ۲۷۴۶

❷ صحیح مسلم: کتاب البر والصلة باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض- رقم/ ۶۵۰۰

۱۸۔ بیماریاں اور رنج وغم:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا:

((مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حُزْنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ.)) ❶

''مسلمان کو تھکان' بیماری' غم' تکلیف سے جو پریشانی ہوتی ہے اس کے بدلے میں اس کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔''

۱۹۔ مجلس کا کفارہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں زیادہ شوروشغب ہوتا رہا' اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے اس نے کہا:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.)) ❷

''اے اللہ! تو پاک ہے' میں تیری تعریف کرتا ہوں' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔''

تو اس کے اس مجلس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

❶ صحیح مسلم: كتاب البر والصلة باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض رقم/ ٦٥٦٨

❷ سنن ابو داؤد: كتاب الادب باب فى كفارة المسجد- رقم/ ٤٨٥٩' سنن ترمذی: كتاب الدعوات باب ما يقول اذا قام من مجلسه رقم/ ٣٤٣٣

خاتمہ

اللہ تعالیٰ کے اپنے بندہ پر فضل وکرم اور توفیق الٰہی سے اس کتاب کے خاتمہ تک ہم پہنچے' یہ کتاب اگرچہ مختصر ہے لیکن اذکار کی اقسام میں سب سے اہم اور افضل قسم استغفار اور توبہ کے موضوع پر ہونے کی وجہ سے انتہائی اہم ہے۔ کیونکہ توبہ واستغفار ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان کو مضبوط کرتی ہے اور بندہ یہ سمجھنا شروع کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام گناہوں کا بخشنے والا ہے' وہ بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے اور اس کو غافل نہیں پاتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (الحشر: ۱۹)

''تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ (کے احکام) کو بھلا دیا' تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا' اور ایسے ہی لوگ فاسق (نافرمان) ہوتے ہیں۔''

ہم اللہ عظیم الشان قدرت والے سے امید اور سوال کرتے ہیں کہ ہمارا خالق ہمیں نہ بھولے اور ہم پر اپنے عظیم فضل کو بھی نہ بھولے' اپنی رحمت کے دروازے ہم پر کھول دے اور توبہ واستغفار کو ہم اپنے گناہوں کی صفائی کا ذریعہ بنائیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب کی ان گنت آیات میں توبہ واستغفار کی فضیلت ذکر کی ہے' استغفار پر ہمیں ابھارا ہے' اسی طرح نبی کریم ﷺ کی سنت پاک میں اس کی تاکید آئی ہے۔ اور آپ ﷺ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہونے کے باوجود آپ تمام بندوں میں سب سے زیادہ استغفار کرنے والے تھے۔



میں اپنی اس عاجزانہ کوشش کی آخری بات کو جو ایک ایسے بندے کی بات ہے جس پر اس کے خالق ورازق نے بے شمار انعامات کئے ہیں۔ اس کلام پر ختم کرتا ہوں جو استغفار کی عظمت پر روز روشن کی طرح دلیل بھی ہے' اور جو احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ فرض نمازوں کے بعد فوراً استغفار کیا جائے پھر اس کے بعد تسبیح اور منقول اذکار کرنے چاہئیں۔

اور یہیں پر میں یہ بھی سوال کرنا چاہوں گا کہ فرض نمازوں کے بعد جو کہ سب سے اہم عبادت ہے اگر ہمارے اوپر استغفار کرنا لازم ہے تو اس بنا پر ہمارے اوپر یہ بھی لازم اور اولیٰ ہے کہ زندگی کے تمام امور میں کسی کام کو انجام دینے کے بعد ہم توبہ و استغفار کریں تا کہ ان غلطیوں اور لغزشوں سے دور رہیں۔ جو توبہ واستغفار کو لازم کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توبہ استغفار کرنے والا بنائے' وہی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

اور درود وسلام ہو ہمارے نبی اور معلم اور قائد ﷺ پر جو ہمیشہ اپنے رب سے استغفار کرتے تھے' یعنی محمد بن عبداللہ ﷺ پر' ان کی اولاد پر' اور تمام صحابہ پر۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمتوں سے نیکیاں پوری ہوتی ہیں' ان حروف کی تعداد سے بھی زیادہ جنہیں اس کے بندوں نے لکھا ہے یا سطروں کی شکل میں بیان کیا ہے۔

((و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.))

فیصل بن محمد بن سعود بن عبدالعزیز آل سعود

۱۴۲۲/۹/۲۹

چند اہم مطبوعات



